زمرد النساء

جذبات انسان کو خاص سے عام کر دیتے ہیں۔

ناول رائیٹر

کہانی ہے ایسے کرداروں کی جہنوں نے خود کو خاص سے عام کیا عام سے خاص کیا۔۔خواہشوں کے پیچھے بھاگے نفس کے جھانسے سے خود کو دور رکھا۔ اللہ پاک سے محبت کی۔۔ آئیے ملتے ہیں زمرد النساء کے کرداروں سے۔۔

ناول رائیٹر

رحیم یار خان:

گرمی کا موسم تھا وہ بس سٹاپ پر اتر گئی۔۔براؤن آنکھوں میں خفگی لیے قمیض شلوار میں ملبوس کالے بالوں کو دوپٹے سے ڈھکے وہ گھر کی جانب چل رہی تھی ویسے تو گھر اتنی دور نہیں تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے پتا نہیں کتنا دور

NOVEL HUT

گھر ہو اسکا۔۔اخر کار وہ گھر پہنچ گئی تھی دروازے کے ساتھ لگی بل بجائی

تھوڑی دیر میں دروازہ کھول دیا گیا۔۔

عشال کہاں رہ گئی تھی پتا بھی ہے تمہیں دادی کا کہ وہ غصہ کرتی ہے۔۔""

دروازے کھولتے اس کی بڑی بہن فروا نے اسے گھوری سے نوازا۔۔

وہ کب نہیں غصہ کرتی۔۔" منہ بنا کر کہتی بیگ اسے پکڑاتی صحن میں کھولنے"

والے کچن کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔۔

تو تم نا ایسے کام کیا کرو۔۔" اس کے بوتل کو منہ لگانے پر اس نے گھورا ہزار"

بار کہا تھا کہ بوتل کو منہ نا لگایا کریں لیکن اسے سمجھ آئے تب نا۔۔

شکر کریں کہ بابا ایسے نہیں ورنہ دادی نے تو ہمارا سانس بند کر دینا تھا۔۔""

اس نے آنکھیں گھمائی۔۔

شرم کر لو ہمارے بھلے کے بارے میں سوچتی ہے وہ۔۔" فروا نے اسے"

لتاڑا۔۔

NOVEL HUT

اللہ ہی بچائے ایسے بھلے سے۔۔" ایک آنکھ ونک کرتی وہ کچن سے باہر نکلی"

جبکہ فروا بس نفی میں سر ہلا گئی۔۔

ناول رائیٹر

فرید صاحب کی صرف دو بیٹیاں تھی بڑی بیٹی فروا اور دوسری عشال فرید۔۔عشال پانچ سال کی تھی جب ان کی امی کی ڈیتھ ہو گئی۔۔فرید صاحب نے اپنی بیٹیوں کو شہزادیوں کی طرح پالا تھا۔۔عشال کا خواب ڈاکٹر بننا تھا۔۔دادی کو بھی محبت تھی اپنی پوتیوں سے لیکن وہ ان کو زمانے کی سرد و گرم ہوا سے بچانے کے لیے سختی کرتی تھی جس سے عشال چڑتی تھی۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

:اسلام آباد

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو آخری ٹچ دیں رہی تھی۔بلیک جینس کے اوپر وائٹ ٹاپ پہنے ریڈ لپ اسٹک لگائے قیامت ڈھا رہی تھی

اس کا ارادہ اپنے تایا ابو کے گھر جانے کا جو دو گھر چھوڑ کر تھا۔۔دروازے پر ہوتی دستک سے اس نے باہر والے کو اندر آنے کی اجازت دی۔۔اور خود جا کر بیڈ پر بیٹھی تاکہ سینڈلز پہن سکے۔۔

آپی آپ کو ماما بلا رہی نیچے۔۔" اس کے چھوٹے بھائی نے اندر داخل ہوتے" کہا۔۔

خیریت۔۔؟" اس نے سر اٹھایا۔۔"

جی وہ پھپھو اور نوفل بھائی آئے ہیں۔۔" وہ خوشی سے مسکرایا۔۔"

اوہ یہ کالو یہاں کیا کرنے آیا۔۔" اس نے ایسے منہ بنایا جیسے کوئی کڑوی چیز" چک لی ہو۔۔

پلیز آپی ایسا تو مت کہے آپ کی سوچ ہی ایسی ہے۔۔" اس نے غصے سے کہا" جو اس کے اتنے پیارے کزن کی انسلٹ کرتی رہتی تھی۔۔

NOVEL HUT

اوہ پلیز تم یہ اپنی چمچا گری میرے سامنے مت جھاڑا کرو۔۔" نفرت سے کہتی" وہ کمرے سے نکلی۔۔

اور ہاں ماما کو بتا دینا کہ میں چلی گئی ہوں۔۔" زبان چڑاتے وہ چھپ کر وہاں" سے نکل گئی کیونکہ ان کا گیسٹ روم سائیڈ پر تھا جس کی وجہ سے باہر نظر نہیں آتا تھا۔۔

ناول رائیٹر

بیٹا بلایا نہیں نساء آپی کو۔۔" اجالا بیگم نے علی کو گیسٹ روم میں داخل" ہوتے دیکھ پوچھا۔۔

ماما وہ چلی گئی۔۔" ان کو بتاتا جا کر نوفل کے پاس بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگ" پڑا۔۔نوفل طنزیہ ہنسا جانتا تھا وہ یہاں ہو گا تو وہ کبھی نہیں آئے گی۔۔

آپا بس وہ۔۔" وہ شرمندہ ہوتی شازیہ سے بولی۔۔"

کوئی بات نہیں بھابی بچی ہے۔۔" وہ خلوص سے مسکراتی ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

ناول رائیٹر مراد صاحب اور اجالا بیگم کے صرف دو بچے تھے بڑی بیٹی جس کا نام نساء مراد تھا۔۔وہ اکیس سالہ خوبصورت لڑکی تھی اگر کسی سے نفرت تھی وہ تھا نوفل سلطان وہ بھی اس کے سانولے رنگ کی وجہ سے۔۔وہ لوگوں کو ان کے رنگ سے پہچانتی تھی یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔۔اس کے بعد آتا علی مراد جو سولہ سال کا تھا اور اگر اسے کسی سے محبت تھی تو وہ تھی اپنے نوفل بھائی سے جو اس کے دوسرے کزنوں کی طرح نہیں تھا۔۔۔

NOVEL HUT

نوفل ان کی پھپھو کا بیٹا تھا اس کی صرف ایک چھوٹی بہن تھی عروہ سلطان جو علی کی ہم ایج تھی۔۔نوفل چھبیس سالہ خوش شکل انسان تھا۔۔پرکشش سنہری آنکھیں،کالے بال جو ماتھے پر ہمہ وقت ماتھے پر بکھرے رہتے تھے

سانولہ رنگ وہ ایک پرکشش مرد تھا اس میں کشش تھی۔۔اپنے بابا کا بزنس سنبھالتا تھا دل کا بہت اچھا تھا۔۔اور نساء کو یہ سب نظر نہیں آتا تھا اسے صرف اس کا سانولہ رنگ جس کی وجہ سے وہ اس سے خار کھاتی تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

رات ہونے کو آئی تھی لیکن ابھی تک وہ اپنے تایا ابو کے گھر تھی جس انسان کا اسے انتظار تھا جس کے لیے وہ بن سنور کر آئی تھی وہی ظالم انسان یہاں پر موجود نہیں تھا۔۔

فرجاد کہاں پر ہیں۔۔؟" اس نے اپنی کزن سے پوچھا۔۔"

وہ تو اپنے دوستوں کے ساتھ پارٹی میں گئے ہیں یو نو نا کیسی پارٹیز۔۔" ایک" آنکھ ونک کرتے بیڈ سے اٹھتی وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھی۔۔ہلکے بھورے بال جو کمر تک تھے جینز شرٹ پہنے وہ لڑکی خوبصورت تھی لیکن نساء سے کم۔۔

اچھا میں چلتی ہوں گھر جا کر ڈانٹ بھی سننی ہے۔۔" منہ بناتے اٹھی۔۔"

وہ کیوں۔۔؟"ثانیہ کے پوچھنے پر اس نے کڑوا گھونٹ بھرا۔۔"

"پھپھو آئی ہوئی تھی یار اور میں ان سے مل کر نہیں آئی۔۔"

"کیوں۔۔؟"

وہی اس کالو کی وجہ سے۔۔" منہ بنایا جیسا زہر چک لیا ہو۔۔"

یار تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا نوفل آئے تھے۔۔"ثانیہ نے دھڑکتے دل سے" شکوہ کیا۔۔

بس کرو اب تم شروع مت ہو جانا میں تو چلی۔۔"بیگ اٹھاتی تن فن کرتی" وہاں سے چلی گئی۔۔

تم کیا جانو احساس سے پیدل لڑکی خوبصورتی سے باہر نکل کر دیکھو تو نوفل" احسان تمہیں دنیا کا خوبصورت مرد لگے۔۔" وہ خمار لہجے میں بولتی بیڈ پر گری۔۔

مہناز پھپھو ان کے گھر آنا پسند نہیں کرتی تھی صرف اس کی ماما کی وجہ سے جو

ہر بات پر سٹینڈر لے آتی تھی۔۔ لیکن وہ کبھی کبھی چلی جاتی پھپھو کے گھر کیونکہ اسے نوفل کو جو دیکھنا ہوتا تھا ہائے ے ے یہ ایک طرفہ محبت۔۔۔

ناول رائیٹر

:رحیم یار خان

وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ تبھی فرید صاحب نے اس کی طرف دیکھا۔۔

بہت جلد ہماری بیٹی ڈاکٹر بن جائے گی۔۔" لہجے میں فخر تھا۔۔"

انشاء اللہ بہت جلد بابا میرے نام کے ساتھ ڈاکٹر لگے گا ڈاکٹر عشال" فرید۔۔" خوشی سے کہتی ان کو مسکرانے پر مجبور کر گئ۔۔

کیا میاں تمہیں تو اسے گھر داری سکھانی چاہئیے۔۔"۔ دادی نے گھور کر" کہا۔۔

"اماں گھرداری سیکھ جاتا ہے انسان وقت کے ساتھ خواب پورے نا ہو تو انسان کی روح مردہ ہو جاتی ہے۔۔" اپنے بابا کی بات پر وہ ان کو پیار سے دیکھنے لگی۔۔

"دادی پہلا انجکشن تو میں آپ کو لگاؤں گی تاکہ آپ کے طعنے بند ہو۔۔" مسکرا کر کہتی ان کو تپا گئی۔۔جبکہ فروا اور فرید صاحب نے ہنسی ضبط کی۔۔

"دیکھا تم نے کیسے دادی کو دھمکی دیں رہی اور تم ہنس رہے۔۔" فرید صاحب کی طرف دیکھتی وہ وہاں سے اٹھی تو فرید صاحب ارے ارے کرتے رہ گئے۔۔

"عشال جاؤ دادی کو مناؤ۔۔" ان کے سختی سے کہنے پر وہ سرہلا کر اٹھی ہنسی ضبط کرتی ان کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اس کے کمرے میں آنے پر منہ پھیلا کر منہ دوسری طرف موڑ گئی۔۔

"میری پیاری دادو میرے بھالو میرے گڈے۔۔" ان کے قریب آتی گلے میں باہیں ڈالی جبکہ ان کے نام دینے پر وہ ہنسی روکتی اس کے ہاتھ جھٹک گئی۔۔

"چل ہٹ کہاں سے میں تمہیں وہ مویا بھالو لگتی ہوں۔۔" غصے سے کہتی وہ مزید منہ بنا گئی۔۔

"میرے لیے تو آپ میرا بھالو ہو۔۔" ان کے گال کھینچتی گود میں سر رکھا۔۔

"ہمیشہ خود کی حفاظت کرنا کبھی اپنے باپ کا نام جھکنے نہیں دینا۔۔" دادی نے اس کے بال سہلاتے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔۔اس کا دل دھڑکا کیسے بتاتی کہ اسے کوئی اچھا لگتا تھا۔۔

فکر نہ کریں دادی کبھی آپ لوگوں کی عزت میں کمی نہیں آنے دوں گی۔۔" مسکرا"
کر کہتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

ناول رائیٹر

:اسلام آباد

وہ دبے قدموں سے گھر داخل ہو رہی تھی ابھی وہ زینے چڑھتی کہ اپنے پیچھے آتی
آواز سن کر آنکھیں بند کر کے پلٹی۔۔

شرم ہے تم میں یا نہیں مس نساء مراد۔۔" اجالا بیگم جو اس کے انتظار میں"
چھپ کر کھڑی تھی اس کو زینے چڑتے دیکھ سامنے آتی بولی۔۔

میں نے کیا کیا ماما۔۔؟" معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی وہ بالکل بھی اجالا بیگم"
کو معصوم نہیں لگی تھی۔۔

کیا۔۔کیا ہے مجھ سے پوچھ رہی ہو کتنا شرمندہ ہوئی ہوں میں آج آپا کے"
سامنے۔۔" سختی سے اس کی طرف دیکھتی اس کی غلطی یاد کروائی۔۔

"تو میں کیا کرو۔۔؟" کندھے اچکاتی پلٹی۔۔

"بات کرتی ہوں تمہارے بابا سے آنے دو اک بار انہیں۔" اجالا بیگم کی بات پر منہ بناتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔مراد صاحب اپنے بزنس کی وجہ سے دوسرے شہر گئے تھے اگر وہ یہاں ہوتے تو یقیناً پھپھو سے مل کر ہی جاتی وہ لیکن شاہد اسکی قسمت اچھی تھی۔۔

ناول رائیٹر

ملتان :

ملتان کے ٹاؤن میں موجود یہاں ہر گھر پر خاموشی تھی ایسے میں اک گھر جہاں اس وقت آدھی طوفان آیا ہوا تھا۔۔

"کیوں نہیں لائے آپ میرا ناول۔۔؟" حجاب کے ہالے میں چھپا پیارا سا چہرہ ہیزل براؤن آنکھوں میں خفگی لیے اپنے بڑے بھائی سے استفار کر رہی تھی۔۔

یار زیمل بھول گیا نہ سوری۔۔"کان پکڑتے اٹھک بیٹھک کی۔۔"

میں نہیں بولتی آپ سے۔۔" خفگی سے کہتی صوفے پر بیٹھی۔۔"

اچھا کل لا کر دوں گا۔۔"پرومس کرتے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا۔۔"

آپ جانتے تو ہیں کہ زیمل تبریز دو چیزوں کی دیوانی ہے اک تو بریانی دوسرا" ناولز۔۔"لہجے میں محبت تھی۔۔

ہاں بھئی جانتا ہوں۔۔" مسکرا کر کہتے اٹھا۔۔"

اچھا جاؤ میرے لیے اب کافی تو بنا دو۔۔" اس کو کہتا زینے چڑھنے لگا۔۔"

اب مجھے لگتا ہمیں فروا آپی کو لے ہی آنا چاہئیے اس گھر میں۔۔" کچن سے مہناز" بیگم کو نکلتا دیکھ بولی۔۔خرم کا دل دھڑکا تھا اس دشمن جان کے نام پر۔۔

ہاں مجھے بھی لگتا کرتی ہوں بات تمہارے بابا سے۔۔" مہناز بیگم نے بھی اپنا" حصہ ڈالا۔۔

تمہیں جو کام کہا ہے وہ کرو۔۔" اس کو کہتا جلدی سے سیڑھیاں چڑھ گیا تاکہ" وہ دونوں اس کا چہرہ نہ پڑھ سکے۔۔

ناول رائیٹر

تبریز صاحب اور مہناز بیگم کے دو بچے تھے بڑا بیٹا خرم تبریز جو ان کے ساتھ ان کا بزنس دیکھتا تھا اس کے بعد آتی تھی ان کی لاڈو رانی زیمل تبریز جو یونی ورسٹی کے ففتھ سمسٹر میں تھی اور ناولز کی دیوانی تھی وہ۔۔تبریز اور فرید صاحب دونوں کزن تھے۔۔خرم اور فروا کا نکاح بڑوں کی رضامندی سے ہوا تھا۔۔پھر ان میں محبت بھی ہو گئی۔۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

:رحیم یار خان

وہ چار دوستوں کا گروپ اپنی ہیوی بائیکس لیے سٹیڈیم کی طرف روانہ تھا رات کے کوئی دس بج رہے تھے گہری خاموشی میں ان کی بائیکس کی آواز گونج

رہی تھی جو عجیب سا شور پیدا کرتی سٹیڈیم کے پاس جاتے وہ چاروں بائیکس رکی۔۔

"کمینے انسان بتانا نہیں تھا کہ سٹیڈیم اس وقت بند ہوتا۔۔" ایک نے ہیلمٹ اتارتے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

"یار میں بھول گیا۔۔" دوسرے نے بھی اپنا ہیلمٹ اتارا۔۔باقی دونوں بھی اپنے ہیلمٹ اتار چکے تھے۔۔

"چلو چھوڑو اب کیا ہو سکتا۔۔" ڈارک براؤن آنکھوں میں غصہ لیے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے دوبارہ سے ہیلمٹ پہنا تھا۔۔

"ویسے زوہان عشال کا کیا بنا۔۔" منیب کی بات پر اس نے جھٹکے سے ہیلمٹ اتارا اور اسے گھورا۔۔

"بس یار کیا بتاؤ اکتا گیا ہوں میں تو۔۔" منہ بناتے بائیک سے اترا۔۔

"کیوں۔۔؟" تینوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

وہی مڈل کلاس لڑکیوں کی عادت فون مت کرنا شادی کے بعد یہ سب باتیں" کریں گے بھئی شادی کے بعد ہی اگر یہ سب کرنا ہوتا تو محبت ہی کیوں کرتی ہو تم لوگ پھر۔۔" کمینی ہنسی ہنستا آنکھ دباتا بائیک سے ٹیک لگاتے بولا۔۔ وہ جس لڑکی سے محبت کا دم بھرتا تھا رات کے پہر وہ اس لڑکی کے خلاف باتیں کر رہے تھا اپنے دوستوں سے۔۔

تو پھر جان چھڑا لے۔۔" حمزہ نے آئیڈیا دیا۔"

بہت جلد بس کچھ دنوں تک مجھے اس کا غرور توڑنا تھا خود کو بہت پاک سمجھتی" تھی نامحرموں سے محبت کرتی ہے۔۔۔" قہقہہ لگاتے ان کو اپنے شیطانی ارادے سے آگاہ کیا۔۔

محبت ہی تو کی ہے تیرے ساتھ کوئی غلط کام تو نہیں کیا۔۔" حیدر نے افسوس" سے کہا۔۔اسے نظر آتی تھی عشال فرید کی آنکھوں میں زوہان اکمل کے لیے محبت۔۔

"اب چھوڑ۔۔" کہتے ساتھ دوبارہ سے بائیک پر بیٹھا اور کچھ دیر بعد چاروں بائیکس اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

اگلے دن وہ صبح جلدی ناشتہ کر کے یونی کے لیے نکلی تھی یونی پہنچتے ہی اس نے پہلا لیکچر لیا اور اب گارڈن میں بیٹھی اگلا لیکچر کے لیے تیاری کر رہی تھی۔۔

"آج تیرا ہیرو نہیں آیا۔۔" اس کی دوست سدرہ نے اسے چھیڑا۔۔

"یار نہ کر مجھے ٹینشن ہو رہی آگے لیکچر کی۔۔" اس کو خاموش کرواتی بک کی طرف نظریں مرکوز کی۔۔

NOVEL HUT

"عشال تو پہلی لڑکی ہو گی جس کو کسی سے محبت بھی ہے لیکن پڑھائی زیادہ ضروری ہے۔۔" مسکرا کر کہتی اس کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

"دیکھ یار ڈاکٹر بننا میرا جنوں ہے اور یہاں تک بات محبت کی تو ہاں مجھے ہیں زوہان اکمل سے محبت لیکن میں نے کبھی حدود پار نہیں کی۔۔" عشال کی بات پر اس نے سر ہلایا۔۔

"اور میں کوئی فرشتہ نہیں ہوئی انسان ہوں میرے اندر دل بھی ہے مجھے بھی کسی سے محبت ہو سکتی ہاں بس یہ میرے پر ہے کہ مجھے اس حدود کا پاس رکھنا یا ان کو توڑنا اور میں نے کبھی اپنی حدود پار نہیں کی۔۔" سدرہ نے اس کی بات پر اتفاق کیا وہ تو ساری یونی جانتی تھی کہ کبھی اس نے اپنی حدود کو پھلانگنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ لیکن وہ بے وقوف نادان تھی کہ محبت تو اس نے نا محرم سے کی تھی چاہے اپنی حدود نہیں پھلانگی تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

:اسلام آباد

صبح کے نو بج رہے تھے تبھی وہ تایا کے گھر داخل ہوئی تھی کہ سامنے سے آتے فرجاد سے ٹکرائی۔۔

سوری سوری۔" فرجاد نے نسوانی آواز پر نظریں اٹھا کر دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔۔بلو جینز کے اوپر وائٹ ٹاپ پہنے لبوں پر ریڈ لپ اسٹک لگائے اس وقت وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

یو آر سو بیوٹیفل مائی ڈئیر کزن۔۔" فرجاد نے اس کے کان کے پاس جھکتے کہا۔نساء نے آنکھیں بند کر کے اپنے دھڑکتے دل کو قابو کیا۔۔

کیا تم آج رات میرے ساتھ پارٹی پر چلو گی۔۔" اس کی گھمبیر آواز پر بے ساختہ سر ہلا گئی۔۔اگر اسے پتا ہوتا کہ آج اس کے ساتھ کیا ہونا تھا وہ کبھی بھی ہاں نہ کرتی۔۔فرجاد تو کب سے اس کی تاک میں بیٹھا تھا لیکن وہ کم عقل اس کو پسند سمجھ رہی تھی۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

وہ جیسے ہی تایا کے گھر سے خوشی خوشی اپنی گھر واپس آئی تھی لیکن سامنے کھڑے نوفل کو دیکھ منہ بناتے اس کے پاس پہنچی۔۔

مسٹر کالو تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟" قریب جاتے سخت لہجے میں" پوچھا۔۔نوفل جو فون پر بات کر رہا تھا اس کی بات آواز سنتے جلدی سے فون بند کیا۔۔

اک ضروری کام سے آیا تھا۔۔" اس کی ڈریسنگ دیکھتے جلدی سے نظریں" جھکائی۔۔

یہ جو تم میرے سامنے شریف بننے کا ڈھونگ کرتے ہو سب جانتی ہوں کس" مقصد سے اچھے بنے ہوئے ہو۔۔" اس کو نظریں جھکاتا دیکھ طنزیہ لہجے میں بولی۔۔

آپ غلط سمجھ رہی نساء بی بی۔۔" اس نے صفائی پیش کرنا چاہی لیکن نظریں" ہنوز جھکی تھی۔۔۔

اوہ پلیز اتنے تم مہان۔۔ میرے سامنے نہ آیا کرو تمہیں دیکھ کر آس پاس مجھے" اندھیرا فیل ہوتا۔۔" اس کی بے عزتی کرتے وہ وہاں سے چلی گئی جبکہ نوفل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔

ناول رائیٹر

:رحیم یار خان

وہ لیکچر سے فری ہو کر زوہان سے بات کرنے جا رہی تھی کہ اب وہ اس کے گھر رشتہ لے آئے وہ اور بوجھ نہیں اٹھا سکتی تھی پتا نہیں کیسے لیکن اب اس کا دل کر رہا تھا کہ اس کی محبت اس کی محرم بن جائے۔۔۔ جیسے ہی وہ کلاس کے قریب پہنچی تو اندر سے آتی آوازوں پر وہ جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔

تم تو اس عشال سے محبت کرتے ہو نہ زوہان ڈارلنگ۔۔"یہ تو سحرش تھی" اس کی کلاس میٹ۔

اوہ نو بے بی اٹس جیسٹ آ ٹائم پاس۔۔" کھینچ کر اسے اپنے قریب" کیا۔۔عشال نے بے اختیار اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ تو تم سے سچی محبت کا دم بھرتی ہے۔۔" سحرش نے منہ بنا کر کہا۔۔"

تو کرتی رہے میں نے تھوڑی کہا تھا کہ وہ نا محرم کی محبت میں پڑیں اور نا محرم" سے صرف ٹائم پاس کیا جاتا محبت نہیں۔۔" اس کو اپنے مزید قریب کرتے بنا جانے کے باہر کھڑی لڑکی کا وہ معصوم دل توڑ چکا تھا جس نے اس سے سچ میں محبت کی تھیں۔۔

عشال یہ سب سنتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہاں سے مڑی اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا اسے یقین نہ آتا اگر وہ یہ بات زوہان کے منہ سے نا سنتی لیکن وہ تو اس کی ذات کی دھجیاں بکھیر چکا تھا۔۔

میری لاڈو کبھی کسی پر اتنا یقین مت کرنا کہ وہ تمہاری ذات مسخ کر دیں۔۔""

دادی کی بات اس کے ذہن میں گونجی۔۔

دادی آپ صیح کہتی ہو میں بھلا کیوں رؤں میں نہیں رؤں گی نہ ہی اس بارے" میں سوچوں گی مجھے بس اپنا خواب پورا کرنا محبت وحبت کچھ نہیں ہوتا۔۔"

آنسو صاف کرتے خود سے عہد کرتی وہ یونیورسٹی سے نکلی۔۔

: ناول رائیٹر ملتان

ویسے تم ناول پڑھتی ہو زیمل۔۔" حرا جو اس کی بہت اچھی دوست تھی" اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

ہاں۔۔" زیمل نے مسکرا کر کہا۔۔"

تو یوٹیوب ناول بھی پڑھا کرو۔۔" حرا کی بات پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔"

"نہیں خرم بھائی کہتے کہ یہ ناول اچھے نہیں ہوتے۔۔"

ارے پاگل بہت اچھے ہوتے ہیں اک بار پڑھ کر تو دیکھو۔۔" حرا نے اپنی" بات پر زور دیا۔۔

"نہیں یار میں نہیں کر سکتی۔۔"

"میری دوست نہیں میری خاطر۔۔" وہ خود یوٹیوب ناولز پڑھتی تھی لیکن جس طرح کے وہ پڑھتی تھی اگر زیمل جان جاتی تو کبھی اس کی بات نہیں مانتی۔۔

"رات کو میں تجھے لنک سینڈ کرو گی تو پڑھنا۔۔" مسکرا کر کہتی اٹھی تو وہ بے دلی سے سر ہلا گئی۔۔

ناول رائیٹر

:اسلام آباد

وہ جو پارٹی کے لیے تیار ہو کر گھر سے نکل رہی تھی لیکن دروازے کے پاس کھڑے مراد اور اجالا بیگم کو دیکھ کر رکی اور تھوک نگلتے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔۔

"ایوری تھنگ از اوکے بابا۔۔؟" قریب آتے اس نے مراد صاحب سے پوچھا۔۔

"آپ کہیں جا رہی ہو ہمیں آپ سے ضروری بات کرنی۔۔" انہوں نے اس کی ڈریسنگ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔کتنی بار انہوں نے منع کیا تھا اسے ایسی ڈریسنگ کرنے سے لیکن وہ کیا کرتے جب بیٹیاں ضد پر آجائے تو باپ بے بس ہو جاتے ہیں۔۔

"جی فرینڈز کے ساتھ پارٹی پر آپ بات بتاؤ۔۔" اس نے گھڑی کی جانب دیکھا۔۔

"وہ ہم نے تمہاری شادی نوفل کے ساتھ پکی کر دی ہیں۔۔" اجالا بیگم نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔۔

"کیاااا۔۔" وہ چلائی۔۔

"کس سے پوچھ کر آپ لوگوں نے یہ سوچا ابھی میں پارٹی میں جا رہی ہوں اس بارے میں تو آکر بات کرو گی۔۔" بدتمیزی سے کہتے وہ باہر چلی گئی۔۔

"آپ نے روکا کیوں نہیں اسے۔۔" اجالا بیگم نے مراد صاحب سے کہا۔۔

اگر آج روک لیتا تو پھر یہ کبھی نہ رکتی ہمیشہ کے لیے باغی ہو جاتی۔۔" مراد" صاحب نے تکلیف سے کہا کاش وہ اسے روک لیتے کاش انہیں الہام ہو جاتا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ کچھ غلط ہونے والا کاش آج وہ اسے روک کر ایک سخت باپ بن جاتے لیکن روک لیتے۔۔اور آج ان کا اسے نہیں روکنا ان کا بھرم اور مان توڑنے والا تھا۔۔

ناول رائیٹر 2

:ملتان

وہ کھانا وغیرہ کھا کر پڑھ رہی تھی کہ اس کے موبائل پر بپ ہوئی دیکھا تو حرا کا میسج تھا اس نے چیٹ اوپن کی تو اس نے کسی ناول کا لنک بھیجا ہوا تھا لیکن کور پر لکھا پڑھ کر اس نے موبائل دور پھینکا اور ادھر اُدھر دیکھتی جلدی سے موبائل اٹھا کر اسے ڈیلیٹ کیا۔۔توبہ کرتی اپنا دھیان پڑھائی کی طرف لگایا

لیکن ہائے رے ے ے یہ انسان کا دماغ پتا نہیں کون سی نس ہے انسان میں جو دیکھی ہوئی چیز کو بار بار دیکھنے کی تمنا کرتی۔۔اسی طرح اس کے ساتھ ہو رہا تھا لیکن وہ اپنے ذہن کو جھٹلاتی پڑھائی پر فوکس کرنے لگ پڑی۔۔

ناول رائیٹر

اسلام آباد:

مراد صاحب کو نیند نہیں آرہی تھی جیسے بہت برا ہونے والا ہو اس لیے وہ کمرے سے باہر آگئے کچھ دیر بعد اجالا بیگم بھی باہر آگئی انہیں بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

فرجاد اب گھر چلتے ہیں۔۔" اس نے ٹائم دیکھتے فرجاد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔"

اوہ کم اون بے بی بس تھوڑی دیر اور۔۔" ریکوسٹ کرتے لہجے پر وہ خاموش" ہوئی۔۔

"یہ پیو تم نے تو پی نہیں۔۔" حرام مشروب کو اس کے آگے کیا۔۔چاہے وہ" جتنی بھی مغرور ہو لیکن ان چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتی تھی۔۔

"سوری لیکن میں یہ سب نہیں پیتی۔۔" ایکسوز کرتے وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ فرجاد نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔

"پیو تو اس نوفل کی نفرت میں سہی۔۔" وہ جانتا تھا اس کی دکھتی رگ۔۔پھر اس نفرت میں نساء مراد اس مشروب کو پی گئی۔۔کچھ دیر بعد وہ ہوش سے بھگانا ہوتی فرجاد کی باہوں میں جھول گئی۔۔

ناول رائیٹر

رات کے چار بج رہے تھے لیکن نساء کی کوئی خبر نہیں تھی تھک ہار کر انہوں نے نوفل کو فون کیا جس نے ان کی بات سنتے سب جگہ پتا کر لیا تھا لیکن اس کی کوئی خبر نہیں ملی پھپھو کی ساری فیملی مراد ہاوس میں آگئ تھی۔۔کچھ دیر بعد انہوں نے آواز سنی دروازہ کھولنے کی تو سب لاؤنج کی جانب بھاگے لیکن سامنے کے

منظر نے انہیں ساکت کر دیا تھا جہاں وہ بکھری اور نشے کی حالت میں اندر داخل ہو رہی تھی۔۔مراد صاحب نے بے ساختہ دل پر ہاتھ ہاتھ رکھا۔۔

یہ سب کیا ہیں نساء۔۔؟" اجالا بیگم نے اس کے پاس پہنچتے اس کو اپنی" طرف گھمایا۔۔اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھا تو نوفل کو کھڑے دیکھ اس کے ذہن میں رات والی بات گونجی نساء نے اس کی طرف غصے سے دیکھا۔۔

ماما اس نے اس نے میرے ساتھ غلط کرنے کی"

کوشش۔۔" ابھی وہ ایک لفظ اور کہتی کہ مراد صاحب نے آگے بڑھ کر اسے ایک تھپڑ مارا۔۔ہر طرف گہرا سکوت چھا گیا۔۔نساء نے صدمے سے اپنے باپ کی طرف دیکھا جس نے آج تک اسے ڈانٹا نہیں تھا اس شخص کے لیے اسے تھپڑ تک

مار دیا۔۔

بابا۔۔" وہ بے یقینی سے بولی۔۔

کیا بابا ہاں کیا بابا۔جس شخص پر الزام لگانے کی تم ناکام کوشش کر رہی ہو"

ارے وہ تم سے محبت کرتا ہے اور محبت کرنے والے عزتوں میں خیانت

نہیں کرتے۔۔"ان کی بات سنتے اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

کمبخت بتاؤ کس کے ساتھ تھی تم۔۔" غصے سے یہ الفاظ ادا کرتے ان کی"

زبان کانپی تھی۔۔بے اختیار انہوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔۔نوفل

جلدی سے آگے بڑھا۔۔

ماموں کیا کر رہے ہو آپ چھوڑیں۔۔" وہ مزید اس کو مارتے کہ نوفل ان کے"

اور نساء کے درمیان حائل ہوا۔۔

پیچھے ہو جاو نوفل سلطان۔۔" انہوں نے اسے غصے سے دیکھا۔۔"

ماموں اگر یہ کہہ رہی ہے تو کیا پتا میں نے ہی کیا ہو۔۔" اس نے سر جھکایا۔۔"

NOVEL HUT

"واہ نوفل سلطان محبت میں اتنا بھی مت گرو کہ اپنا معیار بھول جاو یہاں پر کھڑا ہر شخص جانتا کہ نوفل سلطان نساء مراد سے کتنی محبت کرتا ہے اور نوفل سلطان جان سے تو جائے گا لیکن اپنی محبت کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گا۔۔" ان سب کی طرف اشارہ کیا جو اس کی محبت کے گواہ تھے۔۔جبکہ نساء نے جھٹکے سے اس انسان کی طرف دیکھا جو اس کے اور اس کے باپ کے درمیان کھڑا تھا۔۔دوسرا جھٹکا لگا تھا اس کو آج نشہ سارا اتر گیا۔۔اس کی آنکھ سے اک آنسو نکل کر گال پر پھسلا۔۔

"بابا میں پاک ہوں سچ میں مجھے کسی نے نہیں چھوا پلیز مجھے بد کردار نے سمجھے۔۔" وہ جلدی سے آگے ائی وہ کیسے بھلا اپنے باپ کا مان توڑ سکتی تھی۔۔

"نساء مراد میرا اب تم سے کوئی واسطہ نہیں میرا صرف ایک ہی بیٹا ہے۔۔"انہوں نے علی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

بابا ایسا مت کہے میں تو آپ کی بیٹی ہوں نا۔۔"تڑپتے ان کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا" لیکن وہ دو قدم پیچھے ہٹیں۔۔

نساء مراد اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھ میرا رشتہ قائم رہے تو نوفل سے" نکاح کر لو۔۔" ان کے بات پر اس نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھایا۔۔

بابا میں تیار ہوں جس کے ساتھ آپ کہے گے اس کے ساتھ نکاح کرنے کو" تیار ہوں۔۔" نیچے بیٹھتے اپنی بے بسی پر روتی ہاں کر گئی۔۔

فجر کے بعد وہ کچھ دیر میں ہی نساء مراد سے نساء نوفل بن گئی۔۔ رخصتی کے وقت مراد صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ نہیں رکھا اور بنا اسے دیکھے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔اجالا بیگم ماں تھی اس کو گلے لگاتی تسلی دی لیکن وہ تو جیسے ہر جزبات سے عاری ہو گئی تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

پھپھو کے گھر پہنچتے انہوں نے اسے ریسٹ کرنے کا کہا اور نوفل کے کمرے کے باہر چھوڑ گئی وہ اندر داخل ہوئی تو روم کی تھیم دیکھ کر وہ تمسخرانہ ہنسی۔۔ گہرا سانس بھرتے وہ بیڈ پر آ کر بیٹھی اور لیٹ گئی اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس نے جب وہ حرام مشروب پیا تو ہوش گنوا بیٹھی ہوش تب آیا جب کسی کو اپنے اوپر جھکتے محسوس کیا وہ فرجاد تھا لیکن وہ تو بھاگ آئی تھی اس کے سر پر واس مار کر اب سے یہ یاد نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کچھ غلط ہوا یا نہیں۔ ابھی وہ یہ سب سوچ رہی تھی کہ کلک کی آواز پر آنکھوں سے بازو ہٹائے تو نوفل سامنے کھانے کی ٹرے لیے کھڑا تھا۔۔

"کھانا کھا لے جانتا ہوں ناشتے کا ٹائم نہیں لیکن آپ نے کچھ نہیں کھایا ہو گا اس لیے لے آیا۔۔" وضاحت دیتے کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔۔ نماز اسنے نکاح سے پہلے ہی پڑھ لی تھی شکر بھی ادا کرنا تھا اس پاک ذات کا کہ اس کی

محبت اس کی جھولی میں ڈال دی لیکن وہ ایسے نہیں چاہتا تھا پر پھر بھی اللہ کی رضا میں راضی ہو گیا۔۔

نساء نے غور سے اسے دیکھا جو بلیک شلوار قمیض پہنے سہنری آنکھوں میں چمک لیے ماتھے پر بال بکھرائے پر کشش لگ رہا تھا۔۔وہ اس سے نفرت کیوں کرتی تھی وہ تو اتنا اچھا تھا اگر سانولہ رنگ ہٹا دیا جائے تو باقی سب کتنا خوبصورت اس میں۔۔اس کی خوبصورتی کہ وجہ اس کا رنگ ہی تھا۔۔بے اختیار وہ سوچنے لگ پڑی۔ لیکن وہ مغرور شہزادی کی انا کو یہ کہا گوراہ تھا۔۔کھڑ پھڑ ہوتی سن کر وہ ہوش میں آئی تو سامنے دیکھا وہ تیار ہو رہا تھا۔۔۔بنا کھانے کو ہاتھ لگائے وہ بلیکنٹ لیتی لیٹ گئی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

آج پھر حرا نے اسے فورس کیا تھا کہ وہ یہ سب پڑھے لیکن اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔رات کو پڑھنے بیٹھی تو سب کچھ ذہن میں گڈمڈ ہو رہا تھا پھر آخر

کار اس کا نفس جیت گیا اور اس نے یوٹیوب سے وہ ناول نکالیں اور پڑھنا شروع کر دیے بنا یہ جانے کہ یہ اس کے دل کا سکون برباد کر دیں گے۔۔

ناول رائیٹر

:ایک ہفتے بعد

:رحیم یار خان

سدرہ جو کلاس سے باہر جا رہی تھی لیکن سامنے زوہان کے گروپ کو کھڑا دیکھ انہیں غصے دیکھتی پاس سے گزرنے لگی تھی کہ اچانک زوہان کی آواز پر رکی۔۔

مس سدرہ آپ کی دوست کیوں نہیں آ رہی۔۔؟" زوہان کے پوچھنے پر وہ" پلٹی۔۔

کیوں آپ کو کیا اس سے وہ آئے یا نا آئے۔۔" طنزیہ کہتی ابھی ایک قدم ہی" چلی تھی کہ اس کی بات سنتے ساکت ہوئی۔۔

"کیا آپ بھول گئی کہ آپ کی دوست کی اکلوتی محبت ہوں۔۔"

NOVEL HUT

"کاش نہ ہوتے۔۔" مڑتے طنزیہ بولی۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟"

مطلب کہ کاش اس کو آپ جیسے دوغلے انسان سے محبت نہ ہوتی۔۔" زوہان" نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

" !کیا بکواس ہے۔۔"

بکواس نہیں وہ جان چکی ہے آپ کا مقصد۔۔" ان چاروں کو ایک گھوری" سے نوازتی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔

جان گئی تو اچھی بات ہے میری تو جان بخشی گئی۔۔" تمسخرانہ لہجے میں کہتا" قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔جبکہ حیدر نے اسے افسوس سے دیکھا۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

"کیا ہو گیا میری لاڈو کو اتنا بیمار ہو گئی۔۔" فرید صاحب اس کے پاس بیٹھے جو ہفتہ پہلے یونی سے آئی اور اس قدر بیمار ہو گئی تھی۔۔فرید صاحب نے بہت کوشش کی اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی۔۔

"بابا اس کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے اور انہیں بتائیے گا کہ اس کے بال بھی بہت اتر رہے۔۔" فروا اس کو گھورتی فرید صاحب کی طرف دیکھ کر بولی جس پر وہ سر ہلا گئے۔۔انہوں نے فروا کو باہر بھیجا اور دوسرے کمرے سے اس کی چادر لانے کو کہا۔۔

"چلو آج تو ڈاکٹر کے پاس جائے گے۔۔" اس کے کمزور وجود کو بازو سے پکڑ کر بیٹھایا۔۔

"نہیں بابا جانی۔۔" نقاہت زدہ آواز میں کہا۔۔

"اتنا عزیز ہو گیا وہ کہ اس کی خاطر خود کو بیمار کر لیا اپنے خواب کے بارے میں بھی نہیں سوچ رہی۔۔" ان کی بات سنتے اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

NOVEL HUT

ایسے کیا دیکھ رہی ہو باپ ہوں تمہارا اور باپ سے زیادہ بیٹی کو کوئی نہیں سمجھ" سکتا۔۔" اس کے آنسو صاف کیے جو گال پر پھسلے تھے۔۔

بابا میں نے محبت کی لیکن کبھی کوئی حدود پار نہیں کہ پھر بھی میرے ساتھ" کیوں کیا۔۔" ان کو سب بتاتی ان کے سینے پر سر رکھتی ہچکیوں سے رو دی۔۔

"میری لاڈو رانی تو اتنی سٹرونگ ہے اگر تم کہو تو میں جا کر۔۔"

نہیں بابا آپ کہ بیٹی میں عزت نفس ابھی زندہ ہے۔۔" ان کی بات ٹوکتی جلدی سے بولی۔۔

بیٹا محبتوں میں عزت نفس مارنی پڑتی۔۔" وہ اس کو دکھی نہیں دیکھ سکتے تھے" تب ہی انہوں نے ایسی بات کی نہیں تو شاہد وہ کبھی یہ بات نہ کرتے۔۔

بابا جس محبت میں آپ کو عزت نفس مارنی پڑیں وہ محبت نہیں ہوتی فقط ایک" خالی جزبہ ہوتا ہے۔۔" اس کی گہری بات پر وہ چپ ہو گئے۔۔

اب چلیں۔۔" فروا کو کمرے میں آتا دیکھ وہ بولی تو فرید صاحب مسکرا کر" کھڑے ہوئے۔۔فروا نے اسے چادر پہنائی۔باہر نکلتے وہ رکشے پر بیٹھے اور ہسپتال کی جانب بڑھے۔۔

ناول رائیٹر

ہسپتال پہنچتے کچھ دیر میں اس کے ٹیسٹ وغیرہ ہوئے فرید صاحب ڈاکٹر صاحب کے روم میں بیٹھے تھے۔۔۔۔ کچھ دیر مزید گزر جانے کے بعد ڈاکٹر صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔۔

کیسے ہیں آپ فرید صاحب۔۔؟" ڈاکٹر نے بیٹھتے ہوئے فرید صاحب سے" پوچھا۔۔

NOVEL HUT

جی الحمد اللہ آپ بتائے۔۔" انہوں نے جواب دیں کر ڈاکٹر سے پوچھا۔۔"

ابھی جو کچھ میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں آپ سننے کے لیے تیار ہو۔۔" ڈاکٹر" نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا وہ تجسس پیدا کر رہے تھے۔۔

سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔" فرید صاحب نے دھڑکتے دل سے پوچھا انہیں کسی"
انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔۔

"شاہد نہیں۔۔"

کیا مطلب۔۔؟" فرید صاحب چونکے۔۔"

عشال کو برین کینسر ہے وہ بھی لاسٹ سٹیج پر۔۔" ڈاکٹر محسن کی بات سنتے"
فرید صاحب کو جیسے یقین نہیں آیا۔۔

کیا مذاق ہے یہ۔۔" وہ غصے سے بولے۔ان کا غصہ فطری تھا۔۔"

میں آپ کے ساتھ مذاق کیوں کرو گا۔۔" ان کے ٹھوس لہجے پر فرید صاحب"
کو لگا جیسے ہسپتال کی چھت ان کے اوپر گر گئی ہو۔۔بے ساختہ اک آنسو
ٹوٹ کر گال پر پھسلا۔۔۔

کوئی علاج۔۔" انہوں نے خود میں حوصلہ پیدا کیا۔۔"

علاج تو ہے لیکن میں شیور نہیں ہوں کہ وہ بچ بھی سکتی ہے یا"
نہیں۔۔"آخری امید بھی توڑدی گئی اس باپ کی۔۔
باقی آپ اللہ پر بھروسہ رکھے زندگی موت تو اس کے ہاتھ میں ہے۔۔"ڈاکٹر کی"
بات پر وہ سر ہلا گئے۔۔کچھ دیر بعد وہ اس کی میڈیسن لیتے اسے لیے گھر کی
طرف روانہ ہوئے عشال نے ہزار بار ان سے پوچھا لیکن ان کی مسلسل
خاموشی دیکھتے وہ خاموش ہو گئی۔۔

ناول رائیٹر

:اسلام آباد

ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس کی شادی کو سب بہت اچھے تھے پھپھو عروہ پھوپھا
اور نوفل بھی وہ آہستہ آہستہ ایڈجسٹ ہو رہی تھی۔۔نوفل سے بات وہ
صرف ضرورت کے وقت کرتی لیکن پھپھو سے اس کی کافی اچھی دوستی ہو گئی

تھی اب بھی وہ ان کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ نوفل تھکا ہارا سا لاونج میں داخل ہوا اور ان کو سلام کرتا صوفے پر بیٹھا۔۔

امی کھانے میں کیا بنا۔۔؟" اس نے مہناز بیگم سے پوچھا۔۔"

تمہارا فیورٹ آلو قیمہ۔۔" مہناز بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔"

واؤ آپ کھانا لگائے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔" ایک نظر نساء کو دیکھتے اٹھا" اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

جاؤ تم بھی اسے کوئی چیز نہ چاہئیے ہو۔۔" پھپھو کی بات پر وہ سر ہلاتی" اٹھی۔۔ سب کی نظروں میں ان کا رشتہ پرفیکٹ تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بابا کو اب کوئی تکلیف پہنچے اس کی وجہ سے اس لیے اس نے سب نے سامنے اپنے رشتے کو ایک خوبصورت رشتہ پیش کیا تھا۔۔۔

ناول رائیٹر

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے ہی بکے پڑا تھا۔۔ایک ہفتے سے یہی تو ہوتا آرہا تھا وہ روز اس کے لیے بکے لاتا لیکن وہ لینے کی بجائے ڈسٹ بن میں پھینک دیتی لیکن دو دن ہوئے تھے وہ انہیں سنبھال کر رکھ رہی تھی پتا نہیں کیوں۔۔پتا نہیں کیوں اس کا دل کرتا تھا جیسے وہ سب کے سامنے اپنے رشتے کو مکمل پیش کرتے ویسے ہی وہ کمرے میں بھی ایک پرفیکٹ کپل ہو پر اس کی انا بار بار آڑے آرہی تھی۔۔

کیا ہوا آپ یہاں کیوں جم کر کھڑی ہو گئی۔۔"نوفل کی آواز پر وہ ہوش میں" آئی تو سامنے کی طرف دیکھا اس کا دل بے ساختہ دھڑکا وہ بلو شلوار قمیض میں ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

کیوں میرا یہاں کھڑا ہونا منع ہے۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔"

میں نے ایسا کب کہا نساء آپ میری ہر بات کا کیوں غلط مطلب نکالتی" ہو۔۔" دھیمے لہجے میں کہتا اس کو بہت پیارا لگا۔۔

"تو تم بات ایسی نہ کیا کرو۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھی۔۔

"کھانا نہیں کھائے گی آپ۔۔" اس کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ پوچھا بنا نہیں رہ سکا۔۔

"میں نے کھا لیا۔۔"

"میرے بغیر۔۔"وہ حیرت سے بولا۔۔

""مسٹر نوفل ہم میں کوئی محبت نہیں ہے جو تمہاری خاطر اپنی بھوک مارو۔۔"

بلیکنٹ سیدھا کرتے ایک پل میں اسے زمین پر گرا گئی۔۔

"محبت تو ہے لیکن آپ دیکھتی نہیں ہے بس۔۔"کہتے ساتھ ہی کمرے سے نکل گیا تاکہ کھانا کھا سکے۔۔پیچھے وہ کڑھتی رہ گئی۔۔

ناول رائیٹر

"یہ تم نے کس بات کا روگ لیا ہوا ہے۔۔"ثانیہ کو یوں نقاہت زدہ دیکھ رضیہ بیگم نے پوچھا۔۔

آپ نہیں سمجھے گی۔۔" ان کو جواب دیتی وہی لاونج میں بیٹھ گئی۔۔ابھی وہ"

کچھ کہتی کہ فرجاد کو آتا دیکھ اسے بلایا۔۔

تم ایک ہفتہ کہاں پر تھے۔؟" فرجاد جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا ان کی"

آواز پر رکا۔

میں نے کہا ہونا وہی دوستوں کے ساتھ۔۔"اب ان کو کیا بتاتا کہ اس کی وہ"

نام نہاد کزن اسے زخمی کر کے بھاگ گئی تھی۔۔

تمہیں پتا چلا۔۔" انہوں نے تجسس پیدا کیا۔۔"

"کیا۔؟"

یہی کہ نوفل اور نساء کا نکاح ہو گیا۔۔" ان کی بات سنتے جھٹکے سے اس نے"

NOVEL HUT

سر اٹھایا۔۔

کیا مزاق ہے ممی۔۔" وہ ہنسا۔۔"

مزاق نہیں سچ ہے۔۔" رضیہ بیگم کی بجائے ثانیہ نے کہا۔۔"

کیاا اکمینی پسند کا دعویٰ میرے ساتھ اور نکاح کسی اور کے ساتھ۔۔" وہ" بڑبڑایا۔۔کوئی اس سے پوچھتا جیسے تم نے نکاح کر لینا تھا اس سے۔۔ کچھ کہا تم نے۔۔" رضیہ بیگم کے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔۔"

ناول رائیٹر

:ملتان

وہ رات کے نو بجے کھانا وغیرہ کھا کر یوٹیوب کھول کر ناول پڑھ رہی تھی وہ بھی لاونج میں بیٹھ کر ماما بابا تو سونے چلے گئے تھے خرم بھائی گھر پر نہیں تھے تبھی ان کے انتظار میں بیٹھی وہ ناول کھول کر پڑھنے لگی۔۔اس ایک ہفتے میں اسے گندی عادت لگ چکی تھی یوٹیوب ناول پڑھنے کی۔۔ابھی بھی وہ توجہ سے پڑھ رہی تھی کہ تبھی خرم وہاں آیا اس کو گم سم دیکھ کر وہ پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔مسلسل اس کو یک ٹک ایک طرف دیکھ کر اس نے سیکرین کی طرف

دیکھا لیکن وہاں دیکھ کر تو وہ جیسے ساکت ہو گیا شرم سے اس کی نظریں جھک گئی۔۔ایک لمحہ لگا تھا اس نے غصے سے اس سے موبائل چھینا۔۔

وہ جو بڑے مزے سے پڑھ رہی تھی موبائل چھیننے پر جیسے ہی پلٹی ساکت ہو گئی بے ساختہ اس کو شرم محسوس ہوئی ساتھ ڈر بھی لگا۔۔

یہ کیا پڑھ رہی تھی تم۔۔؟" خرم کے آہستہ سے دھاڑنے پر وہ ڈر کر اچھلی۔۔"

بھائی۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ وہ۔۔" وہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔ خرم کو احساس ہوا کہ اگر وہ سختی کریں گا تو وہ کچھ نہیں بتا پائے گی اس لیے چہرے پر نرم تاثرات لیے وہ صوفے پر آکر بیٹھا اور ساتھ اسے بھی بیٹھایا۔۔

بچہ کس نے کہا آپ کو یہ پڑھنے کے لیے۔۔" اس کے نرم لہجے پر وہ سب بتاتی" گئی۔۔

بیٹا کبھی منع کیا آپ کو ناول پڑھنے سے۔۔" اس کی بات پر وہ نفی میں سر ہلا" گئی۔۔

"پھر آپ نے یہ سب کیوں پڑھنا شروع کر دیا۔۔"خرم نے دکھی لہجے میں کہا۔۔

"بھائی میری دوست نے کہا اچھے ہوتے ہیں۔۔" اس نے جواز پیش کیا۔۔

"کہاں سے اچھے لگ رہے آپ کو بیٹا آپ کیسے ایک ایسی چیز پڑھ سکتی ہوں جس سے آپ کا سکون ختم ہو جائے۔۔" خرم کی بات پر اس نے بے اختیار سوچا کہ ان دنوں تو اسے نماز میں بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔

"میں آپ کو یہ نہیں کہہ رہا کہ یوٹیوب ناول برے ہی ہوتے ہیں اچھے ہوتے ہو گے لیکن اچھے سے زیادہ یہاں پر ایسے ناول پائے جاتے جو انسانی دماغ کا سکون برباد کر دیں۔۔" خرم نے اس کے پڑھنے کی طرف اشارہ کیا۔۔

"بھائی میری دوست۔۔" وہ رکی۔۔ غلطی اس کی دوست کی نہیں اس کی تھی۔۔

"یہاں پر آپ غلط ہو اگر آپ کی دوست نے کہا تو آپ اس کے منہ پر تھپڑ مارتی اور کبھی اس کی بات پر غور نہیں کرتی غلطی اس کی نہیں آپ کی ہے۔۔" اسے احساس ہوا کہ غلطی تو سراسر اس کی ہے۔۔

"اور میری ایک بات یاد رکھنا زیمل دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کو اچھے راستے کا بتائے غلط اور صحیح کا فرق بتائے اگر آپ کا دوست ایسا نہ کریں تو بے شک اس سے قطع تعلق ہو جائے۔۔" خرم کی بات پر اسے پتا لگا اب اسے کیا کرنا تھا اب اسے ان دوستوں سے دور جانا تھا جو اس کو غلط راستے پر لے کر چلیں۔۔

"بھائی اللہ پاک مجھے معاف کر دیں گے۔۔" لہجے میں ڈر تھا۔۔

"ہاں وہ بڑا رحیم ہے وہ تمہیں معاف کر دیں گا اگر تم وقت سے اس کی طرف پلٹ گئی۔۔" اس کی بات سنتے وہ پر سکون ہوئی۔۔

NOVEL HUT

چلو جاؤ سو جاؤ اب۔۔" مسکرا کر کہتے وہ وہاں سے چلا گیا وہ جانتا تھا اب"

اس کی بہن کوئی ایسا کام نہیں کریں گی۔۔

سب سے پہلے اس نے موبائل کو ریسیٹ کیا پھر فریش ہو کر عشاء کی نماز

پڑھیں جو اس نے آج لیٹ پڑھنی کا سوچا تھا۔۔وہ اب پر سکون تھی۔۔

ناول رائیٹر

اگلی صبح پر سکون تھی ٹھنڈی ہوا جو صحت کے لیے پر سکون تھی۔۔

وہ ناشتہ وغیرہ کر کے جیسے ہی یونی میں داخل ہوئی سامنے ہی حرا کو کھڑا دیکھ وہ

اسے اگنور کرتی جانے لگی کہ اس کے آواز دینے پر رک گئی۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔؟" حرا نے شکوہ کیا۔۔"

کلاس میں۔۔"یک لفظی جواب دیتے وہ پلٹی۔۔"

"تم ناراض ہو کیا مجھ سے۔۔"

تو کیا نہیں ہونا چاہیئے۔۔" وہ تلخی سے بولی۔۔"

مجھے نہیں یاد کہ میں نے ایسا کچھ کیا ہو جو تم مجھ سے ناراض ہو گئی ہو۔۔""

حرا نے صفائی پیش کی۔۔

"کاش تمہیں یاد ہوتا اپنی ویز میں تم سے اب کوئی دوستی رکھنا نہیں چاہتی۔۔"

کیوں۔۔؟" حرا نے پوچھا۔۔"

تم خود تو غلط راستے پر چل رہی تھی اور تم نے مجھے بھی لگا دیا۔۔" زیمل نے"

اونچی آواز سے کہا۔۔

تو تم نا پڑھتی میں نے تمہیں فورس تھوڑی کیا تھا۔۔" اس کی ڈھٹائی پر وہ"

حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔بے ساختہ زیمل نے اسے تھپڑ مارا۔۔

کاش یہ تھپڑ اس دن مار دیتی تمہیں تو اس ایک ہفتے کا سکون برباد نہ ہوتا"

میرا۔۔" اس کے تھپڑ مارنے پر حرا نے اسے غصے سے دیکھا۔۔

اور ہاں دعا کرو گی تمہیں ہدایت آجائے اور خدا تمہیں ان جیسوں سے دور" رکھے جن کو تم پڑھتی ہو۔۔" اس کو کہتی وہ وہاں سے چلی گئی پیچھے حرا نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔۔

ایک پل ایک لمحہ ہی تو لگتا ہے ہدایت ملنے میں بے ہدایت ہونے میں۔۔ایک لمحہ ہی تو لگتا ہے اللہ کے راستے سے دور ہونے میں اور اللہ کے راستے پر چلنے میں۔۔بس ایک لمحے میں انسان خود کو عام سے خاص اور خاص سے عام کر لیتا ہیں۔۔

زیمل کو احساس ہو گیا تھا ہر ناول تو پڑھنے کے قابل نہیں ہوتا ہر چیز کو ہم پڑھ لیں ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

:آسلام آباد

وہ دوپہر کا کھانا وغیرہ کھا کر کمرے میں بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی کہ تبھی نوفل کمرے میں آیا۔۔

نساء تیار ہو جائے آج ماموں کی طرف جاتے ہیں۔۔" نوفل نے اس کی" طرف دیکھ کر کہا۔۔

مجھے نہیں جانا کہیں۔۔" موبائل پر نظریں مرکوز کیے جواب دیا۔۔"

میں کہہ رہا ہوں نا اٹھیں۔۔"قریب آتے اس کو بازو سے پکڑا لیکن اس کے" عمل نے اسے ساکت کر دیا۔۔اس نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا۔۔

وہ میں۔۔" اس کی بات سنتے وہ پلٹ کر واشروم میں بند ہو گیا۔۔"

اففففففف یہ کیوں کیا۔۔" افسوس سے بولی جس نے بے ساختہ اس کو تھپڑ مار" دیا تھا اور اب اسے افسوس ہو رہا تھا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا پر یہ کیسے ہو گیا پتا نہیں کس بات کا غصہ تھا۔۔۔

ناول رائیٹر

وہ دوپہر کا گیا اب آیا تھا لیکن اس کی طرف دیکھے بنا فریش ہونے چلا گیا۔۔اب تو رات کے کھانے کا ٹائم تھا سب رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ تبھی نوفل نے سب کی طرف دیکھا اور بات کرنا چاہی۔۔

"بابا میں کچھ دنوں کے لیے بزنس ٹور پر جا رہا ہوں۔۔" نساء نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔

"اچھا تو پھر اپنی بیوی کو بھی لیتے جاؤ اس کو تمہاری ضرورت ہو گی۔۔" مہناز بیگم نے کہا۔۔

"ماما ان کو میری نہیں آپ سب کی ضرورت ہے۔۔" اس کی بات پر نساء نے اپنے آنسو ضبط کیے۔۔

"پر۔۔" سلطان درانی کے اشارہ کرنے پر وہ خاموش ہو گئی۔۔

"کب جانا۔۔؟" انہوں نے پوچھا۔۔

ابھی کچھ دیر میں۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گئے۔۔نساء نے بامشکل"

نوالہ نگلا۔۔

ناول رائیٹر

کچھ دیر بعد وہ اپنا سوٹ کیس تیار کر کے تیار ہو رہا تھا جبکہ وہ بلیکنٹ لیے رونے میں مصروف تھی۔۔وہ جان چکا تھا کہ وہ رو رہی لیکن آج اگر وہ نرم پڑ جاتا تو کبھی اس کا دل نرم نہ ہوتا اسے دکھ اس بات کا نہیں کہ نساء نے اسے تھپڑ مارا دکھ اس بات کا تھا کہ وہ اس سے بات کیوں نہیں کرتی تھی۔۔اس لیے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دور چلا جائے کیا پتا اس سے وہ نرم پڑیں اور اس سے اپنے دل میں چلتی باتیں کہہ سکے۔۔

NOVEL HUT

کچھ دیر بعد وہ سب سے مل کر چلا گیا جبکہ وہ انتظار کرتی رہی کہ کب وہ اس کے پاس آئے اسے منائے لیکن وہ تو بنا اس سے ملے ہی چلا گیا تھا۔۔

ناول رائیٹر 3

:رحیم یار خان

"بابا آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے کہ کیا مسئلہ ہے مجھے۔۔" وہ کل سے پوچھ رہی تھی لیکن فرید صاحب نے تو خاموشی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔۔

"سن پاؤ گی۔۔" انہوں نے ایک فیصلہ کیا۔۔"

ہاں۔۔"یک لفظی جواب۔۔"

"تمہیں۔۔ تمہیں بر۔۔ین۔۔برین کینسر ہے۔۔" اٹکتے ہوئے بولے عشال ان کی بات سنتی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

"بابا یہ کیسا مزاق ہے۔۔" اس نے دھڑکتے دل سے کہا جیسے وہ ابھی کہہ دیں گے کہ میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔

"ایک باپ کبھی اپنی بیٹی سے ایسا مزاق کر سکتا۔۔" ان کے ٹھوس لہجے پر اس کا سانس رکا۔۔

"بابا میرا خواب۔۔" کچھ دیر بعد ہی کمرہ اس کی چیخوں سے گونج اٹھا۔۔وہ تو شکر تھا کہ فروا اور دادی ساتھ والے گھر گئے ہوئے تھے۔۔

"بیٹا حوصلہ کرو۔۔" اس کو سینے سے لگاتے حوصلہ دیا ان کا خود کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

"بابا جب ہم کسی چیز کو اللہ کی ذات سے اوپر رکھتے ہیں تو اللہ ہمیں آزمائش میں ڈال دیتے ہیں نا۔۔" تھوڑی دیر رونے کے بعد وہ آنسو صاف کرتی بولی۔۔فرید صاحب خاموش رہے۔۔

"دیکھے نہ اللہ کے لیے میرے پاس ٹائم نہیں ہوتا تھا نماز پڑھتی وہ بھی جلدی جلدی میں بس پڑھنا ہوتا تھا کہ پڑھ لوں خواب پورا کرنا پر کبھی اس سے مانگا ہی نہیں کہ میری ہر قدم میں مدد کرنا۔۔" ہچکی لی۔۔

"اس کی ذات کو کہیں پیچھے چھوڑ آئی دنیا وی زندگی کے لیے کبھی سوچا نہیں اصل زندگی تو بعد میں شروع ہونی اب تو بس ایک خالی ورق ہے جسے ہمیں اپنی

دنیاوی زندگی میں کیسے کاموں سے بھرنا ہے۔۔" اس کی بات پر انہوں نے بے ساختہ اپنے آنسو صاف کیے۔۔

اگر میں اللہ کی چاہت اس کے احکام کو پورا کرتی تو میری چاہت بھی پوری" ہوتی میں نے تو اس کی طرف کوئی قدم نہیں بڑھایا۔۔" اس نے سوچوں میں گم ہو کر کہا۔۔

جب ہم اللہ سے دور ہو جاتے ہیں نہ پھر وہ اپنے قریب کرنے کے لیے ہمیں" آزمائش میں ڈال دیتا اور ہم بد بخت ہے جو تب بھی شکوہ کرتے حالانکہ آزمائش میں صبر کرنا چاہیئے۔۔" فرید صاحب میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے چپ کروا سکے۔۔

مجھے ایسے لگتا یہ سزا ہے نامحرم سے محبت کرنے کی میں نے محبت کی ہی کیوں" جب پتا تھا کہ وہ نامحرم ہے بابا آپ کی بیٹی کو اس انسان کی بے وفائی نے مار دیا۔۔" وہ ہچکیوں سے روتی ان کے دل کے ٹکڑے کر گئی۔۔

NOVEL HUT

اللہ سے مانگا نہیں بلکہ جو محبت اللہ سے ہونی چاہیئے تھی وہ ایک انسان سے ہو" گئی جس میں اللہ یاد نہیں رہا اب دیکھے کیا ہو گیا۔ اس لیے کہتے کہ انسان کو حدود میں رکھو جب وہ حدود سے نکل جائے تو آپ کی روح تک زخمی کر دیتا۔۔" آنسو صاف کرتی ان کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

بابا اگر مجھے کچھ ہو گیا آپ اس انسان کو معاف کر دینا بڑی محبت کی ہے اس" انسان سے آپ کی بیٹی نے۔۔" ان کے آنسو صاف کرتی اس بد نصیب باپ سے ایک وعدہ لیا۔۔

ابھی مجھے اللہ کو منانا۔۔" اٹھی ایکدم سے پورے جسم میں درد اٹھا دل کیا بیٹھ" جائے لیکن اگر آج وہ بیٹھ جاتی تو کبھی اٹھ نا پاتی۔۔۔ فرید صاحب اس کی حالت دیکھتے وہاں سے چلے گئے۔۔

عشال نے وضو کیا جائے نماز بچائی اور ہچکیوں سمیت رو دی۔۔

مجھے معاف کر دیں میرے اللہ اس گناہگار کو معاف کر دیں میرے دل میں" سکون ڈال دیں۔۔"کہتے ساتھ سجدے میں گئی اور ہچکیوں سمیت رو دی۔۔

ناول رائیٹر

صبح خوبصورت طلوع ہوئی تھیں فروا ناشتہ بنا رہی تھی پتا نہیں کیوں آج اسے ایک عجیب سا دھڑکا لگا ہوا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا لیکن وہ سر جھٹک دیتی تھی۔۔

آج عشال کو باہر لے کر آتی ہوں ہمارے ساتھ ناشتہ کریں۔۔" فرید صاحب" اور دادی کے سامنے ناشتہ رکھتے بولی جس پر وہ سر ہلا گئے۔۔وہ مسکراتی اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

عشال یہ کیا جائے نماز پر ہی سو گئی۔۔" اس کو کہتی مسکرا کر قریب بیٹھی اور" جیسے ہی اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اس کا وجود ایک سائیڈ کو ڈھلک گیا۔۔

بابااااا۔۔" بے ساختہ اس نے چیخنی ماری۔۔۔دادی اور فرید صاحب" پریشانی سے ناشتہ چھوڑتے عشال کے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔ لیکن سامنے کے منظر نے انہیں ساکت کر دیا۔۔۔جہاں پر فروا عشال کے وجود کو ہلا رہی تھی لیکن وہ بے جان تھا۔۔۔

فرید صاحب دھڑکتے دل سے اس کی جانب بڑھے اور قریب بیٹھتے اس کی نبض چیک کی لیکن وہ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔

بابا یہ کیا اسے کہے اٹھے مزاق نہیں کریں۔۔" نفی میں سر ہلاتے فرید صاحب" کے کندھے کو جھنجھوڑا۔۔

فرید یہ کیا مزاق ہے۔۔" دادی جان نے آگے بڑھتے غصے سے کہا۔۔"

اماں ہماری لاڈو ہمیں چھوڑ کر جا چکی۔۔۔" فروا کو گلے لگایا وہ دھاڑتے مارتی" رو دی۔۔

کچھ دیر بعد اس گھر میں صف ماتم بچ گیا۔۔اس گھر کی جوان بیٹی اپنے خواب آنکھوں میں لیے ان کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

ملتان:

ماما۔۔" خرم نے کمرے سے نکلتے جلدی سے ڈائنگ ٹیبل کی طرف آیا۔۔"

کیا ہوا۔۔؟" مہناز بیگم کا دل دھڑکا۔۔"

وہ عشال کی ڈیتھ ہو گئی۔۔" خرم کی بات پر انہوں نے صدمے سے منہ کر" ہاتھ رکھا۔۔

کیاااا۔۔"تبریز صاحب نے صدمے سے کہا۔۔"

جی بابا ہمیں جانا ہو گا۔۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گئے۔۔کچھ دیر میں ہی وہ" چاروں رحیم یار خان کے لیے نکلے۔۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

رحیم یار خان:

"زوہان۔۔" حیدر نے اسے دور سے آواز دی اور ان کے قریب آتے گہرے گہرے سانس لینا شروع ہوا۔۔

"وہ۔۔" حیدر رکا۔۔

"کیا ہوا اتنا سانس کیوں چھڑا ریس لگا کر آیا کیا۔۔" وہ مزاق سے بولا۔۔

"وہ عشال کی ڈیتھ ہو گئی۔۔" ایک سانس میں بات مکمل کرتے اسے ساکت کر گیا۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔" زوہان نے غصے سے کہا۔۔

"بکواس نہیں سچ ہے۔۔" اس کی بات سنتے وہ بے تابی سے باہر کی جانب دوڑا۔دل ایسے تھا جیسا دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔

ناول رائیٹر

کچھ دیر بعد ہی اس گھر سے جنازہ اٹھا تھا ان کی جوان بیٹی کا فروا گم سم سی بیٹھی تھی مہناز بیگم دادی کے پاس تھی۔۔

آپی ہمت کریں چاچو اور دادو کو آپ نے سنبھالنا۔۔"زیمل نے اسے گلے لگاتے اسے حوصلہ دیا۔۔

کیسے کرو حوصلہ مجھے ایسے لگ رہا ابھی عشال آئے گی اور کہے گی آپی کھانا دیں" آپی یہ کر دیں۔۔"ہچکیوں سے روتی زیمل کو بھی رلا گئی۔۔

آپی یہ سب اللہ کی مرضی تھی ہم اس کے کام میں مداخلت تو نہیں کر سکتے" نا۔۔"زیمل کی بات سنتے وہ سر ہلا گئی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔۔

ناول رائیٹر

اس نے آخری بار چہرہ نہیں دیکھا تھا۔سارے لوگ چلے گئے تھے حتیٰ کہ عشال کے بابا بھی تب وہ رکا تھا اور اب اس کی قبر کے قریب بیٹھا گم سم سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے معاف کردو پلیز عشال مجھے معاف کردو تم سن رہی ہو مجھے کیا۔۔" اس" کی قبر پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔

دیکھو تو مجھ بد بخت کو محبت کا ادارک بھی ہوا تو کب جب محبوب پاس نہیں" ہے وہ چھوڑ کر جا چکا۔۔۔"گال سے آنسو پھسلا۔۔

ہاں مجھے علم ہو گیا زوہان اکمل کو عشال فرید سے بے حد محبت ہو گئی" ہیں۔۔"گلی مٹی پر ہاتھ پھیرتے وہ ہچکیوں سے رو دیا۔۔۔وہ مضبوط مرد جو کل تک خوش تھا اس کا دل توڑ کر آج اس کے مرنے پر ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔

چل زوہان یہاں سے۔۔۔" حیدر جو کب سے وہاں کھڑا تھا اس کی حالت" دیکھتے اس کے قریب آیا۔۔

نہیں مجھے نہیں چھوڑ کر جانا عشال کو وہ ناراض ہو جائے گی۔۔" وہ بچوں کی" طرح منہ بسور کر بولا۔۔

وہ نہیں ہو گی۔۔"حیدر نے ضبط سے کہا۔۔"

نہیں۔۔"وہ نفی میں سر ہلا گیا۔۔کچھ دیر زید بیٹھنے کے بعد اسے کے بے ہوش" وجود کو حیدر نے جلدی سے اسے اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھا کر اس کے گھر کی جانب چل دیا۔۔۔

ناول رائیٹر

اکمل اور ثناء بیگم اس وقت زوہان کے کمرے میں موجود تھے وہ بار بار حیدر سے پوچھ رہے تھے لیکن اس نے منہ نہ کھولنے کا عہد کیا تھا۔۔۔

اس کو ہوش میں آتا دیکھ اکمل صاحب دائیں جانب جب کہ ثناء بیگم بائیں جانب بیٹھی تھی ان کا اکلوتا بیٹا تھا وہ اس کی حالت دیکھ کر ان کا دل باہر آگیا تھا۔۔۔

NOVEL HUT

بابا کی جان کیا ہوا۔۔" اسکو ہوش میں آتا دیکھ وہ مسکرا کر بولے۔۔"

بابا وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی بابا میں اس سے معافی بھی نہیں مانگ پایا۔۔" ان کے سینے سے لگتے ہچکیوں سے رو دیا۔۔۔

"کون بیٹا کون چلی گئی۔۔" اکمل صاحب تو سکتے میں تھے سکتے میں تو ثناء بھی تھی لیکن وہ ہمت کرتے پوچھ بیٹھی۔۔

"وہ عشال وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ماما۔۔" ان کے ہاتھ پکڑتے وہ تکلیف سے بولا۔۔

"ہم اسے واپس لے آتے ہیں۔۔" انہوں نے مسکرا کر کہا۔۔

"وہ واپس ہی تو نہیں آسکتی۔۔۔" ان کو کہتے سامنے کی طرف دیکھتا گم سم ہو گیا۔۔۔ان دونوں نے حیدر کی طرف دیکھا تو وہ سب بتاتا چلا گیا۔۔اس کی بات سنتے انہوں نے صدمے سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ان کے بیٹے کو محبت کا روگ بھی لگا تب جب وہ لڑکی یہ دنیا چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔ثناء بیگم نے با مشکل اپنے آنسو روکے۔۔۔

ناول رائیٹر

وہ گم سم سی لان میں بیٹھی تھی کہ تبھی پھپھو اس کے پاس آکر بیٹھی۔۔

کیا ہوا میرے آنے کا بھی پتا نہیں چلا۔۔" ان کے پوچھنے پر وہ ہوش میں" آئی۔۔

آپ مجھے لگا۔۔" وہ خاموش ہوئی۔۔"

جس کا انتظار کر رہی ہو کل تو گیا ابھی وہ۔۔" ان کے مسکرا کر کہنے پر وہ" حیرت زدہ ہوئی اسے لگ رہا تھا جیسے صدیاں گزر گئی ہو۔۔

ہاں۔۔"یک لفظی جواب پھر خاموشی۔۔"

پتا تم چھوٹی سی تھی نا تب ہی میں نے سوچ لیا تھا تمہیں اپنی بہو بناؤ گی۔۔"" وہ محبت سے مسکرائی۔۔

لیکن پھر جب تم نوفل سے نفرت کا اظہار کرتی تب میرا دل درد سے پھٹتا۔۔"" وہ بے ساختہ شرمندہ ہوئی۔۔۔

تو کیا نوفل مجھ سے۔۔" بے اختیار رکی۔۔"

یہ وہ تمہیں خود بتائے گا۔۔۔" مسکرا کر کہتی وہ وہاں سے چلی گئی اس کو"

سوچوں میں چھوڑ کر۔۔وہ شاہد بھول چکی تھی کہ نوفل سلطان کی محبت کا خود

اس کے باپ نے بتایا تھا۔۔

ناول رائیٹر

:رحیم یار خان

فرید صاحب فجر پڑھ کر عشال کی قبر پر آئے تھے لیکن وہاں بیٹھے لڑکے کو دیکھ وہ

حیرت سے آگے بڑھے۔۔

تم زوہان ہو۔" انہوں نے اس کی باتیں سنتے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔"

جی آپ عشال کے فادر۔۔"پیچھے مڑتے جواب دیا اور پوچھا جس پر وہ سر ہلا"

گئے۔۔۔ان کے سر ہلانے پر اٹھا اور چلتے ان کے قدموں میں آبیٹھا۔۔

مجھے معاف کر دیں انکل آپ معاف کر دیں گے تو اللہ پاک کے ساتھ ساتھ"

عشال بھی معاف کر دیں گی۔۔" وہ ایک دم اس کے عمل سے پیچھے ہٹے۔۔

NOVEL HUT

انکل معاف کر دیں مجھے سکون نہیں آ رہا بیٹا سمجھ کر معاف کر دیں۔۔" اس"

نے ہاتھ جوڑیں۔۔

تم میری بیٹی کی محبت ہو تمہیں میں نے کب کا معاف کر دیا۔۔" اس کو"

اٹھاتے اپنے برابر کھڑا کیا۔۔

آپ نے سچ میں معاف کر دیا۔۔" اس کے دوبارہ پوچھنے پر وہ سر ہلا گئے۔۔"

شکریہ بابا۔۔" ان کے بوڑھے ہاتھوں کو عقیدت سے آنکھوں سے"

لگایا۔۔۔بے ساختہ ان کی آنکھ میں آنسو آئے عشال بھی تو یہی کرتی

تھی۔۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

:تین سال بعد

:اسلام آباد

تین سال گزر گئے تھے اس ہرجائی نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا ہر آہٹ پر اسے لگتا جیسے وہ آگیا ہو لیکن وہ نہیں ہوتا تھا۔۔ان تین سالوں میں وہ خود کو بہت بدل چکی تھی۔۔جینس شرٹ میں رہنے والی لڑکی اب پردہ کرتی تھی اللہ کے قریب اسے احساس ہوا تھا کہ ہمارا سب کچھ تو اللہ ہی ہے اس کی طرف لوٹنا۔۔ہر رات وہ اٹھ کر اللہ سے معافی مانگتی تھی اپنے گناہوں کی اس کی دعا میں وہ ہرجائی بھی ہوتا تھا جو شاہد اسے بھول ہی گیا تھا۔۔ایک سال پہلے اس نے معافی اور اسے واپس بلانے کے لیے فون کرنا چاہا تو اسے ادراک ہوا کہ اس کے پاس تو اس کا نمبر بھی نہیں۔۔کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی تھی اسے عروہ سے نمبر مانگتے۔۔نمبر تو مانگ لیا تب بھی فون نہیں کر پائی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

کب تک آنے کا ارادہ ہے۔۔" شازیہ بیگم نے شکوہ کیا۔۔"

جب آپ کی بہو کو عقل اجائے گی۔۔" دوسری طرف وہ شرارت سے بولا۔۔"

آچکی اسے عقل یہ نا ہو کہ وہ تمہارے بنا رہنا سیکھ جائے۔۔" ان کی بات" سنتے بے ساختہ اس کا دل دھڑکا۔۔

امی ڈرائے تو نا۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔"

ڈرا نہیں رہی بتا رہی ہوں گھنٹوں بیٹھ کر تمہارا انتظار کرتی یہ نا ہو پھر تم اس کا" انتظار کرتے رہ جاو۔۔" شازیہ بیگم نے کہا۔۔

یار امی آپ ایسا نہ کہے بس کچھ دن تک آرہا ہوں۔۔" ان کو تسلی دیتے فون" بند کرگیا۔۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

ملتان:

ان تین سالوں میں بہت کچھ بدلا تھا فروا کی رخصتی ہو گئی تھی دو سال پہلے اسکی بیٹی تھی ایک سال کی جس کا نام اس نے عشال رکھا تھا۔۔فرید صاحب اور دادی بھی ان کے پاس ہی شفٹ ہو گئے تھے انہوں نے منع کیا تھا لیکن

تبریز صاحب انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے آئے تھے جانتے تھے اگر وہ وہاں رہتے تو گھٹ گھٹ کر مر جاتے۔۔آج وہ سب مل کر شام کی چائے پی رہے تھے کہ تبھی تبریز صاحب نے ان سب کی طرف دیکھا اور گلا کنکھارا۔۔

مجھے آپ سب سے ایک بات کرنی ہے۔۔" انہوں نے تہمید باندھی۔۔"

کون سی بات بابا۔۔" خرم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔"

جیسا کہ آپ لوگ جانتے زیمل کی پڑھائی مکمل ہو چکی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ" اب اس کی شادی کر دی جائے۔۔" انہوں نے زیمل کی طرف دیکھا جو ان کی بات سنتے حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

تمہاری نظر میں کوئی لڑکا ہے۔۔" دادی جان نے پوچھا۔۔زیمل وہاں سے" اٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔

میری نظر میں ہے۔۔" ابھی وہ کچھ کہتے کہ فرید صاحب بول پڑیں۔۔"

NOVEL HUT

کون۔۔؟" سب نے یک زبان ہو کر پوچھا تو فرید صاحب بے ساختہ مسکرا" دیے۔۔

بس ہے ایک میں اس سے پہلے بات کر لوں پھر آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔۔""

ان کی بات پر سب نے سر ہلایا اور چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔۔

ناول رائیٹر

:رحیم یار خان

وہ تین سالوں میں اگر کوئی چیز نہیں بھولا تھا وہ تھا اس کا عشال کی قبر پر آنا ہر صبح اور شام کو وہ آتا تھا بیٹھا رہتا جب اس سے باتیں کر کے اس کے جواب کے انتظار میں تھک جاتا تو اٹھ کر چلا آتا۔۔ایک چیز جو اس نے دل لگا کر پوری کی تھیں وہ تھا عشال فرید کا خواب جس کو اس نے اپنا خواب بنا لیا تھا۔۔

اب بھی وہ عشال کی قبر پر بیٹھا سارے دن کی باتیں بتا رہا تھا۔۔

"تمہیں پتا میں ڈاکٹر بن گیا۔۔" مٹی پر ہاتھ پھیرتے وہ عقیدت سے بولا۔۔ہر روز وہ اس کو یہ بات بتاتا تھا۔۔

"بیٹا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔" وہاں کے بابا جی جو اسے روز دیکھتے تھے آخر کار آج اس سے پوچھ ہی لیا۔۔

"یہاں میرا دل رہتا ہے۔۔" کہہ کر خاموش ہوا۔۔

"دل رہتا ہے۔" وہ پریشان ہوئے بھلا قبروں میں بھی دل رہتے ہیں انہیں کون بتائے کہ دل سے جڑا شخص اگر منوں مٹی تلے دب جائے تو دل ہی رہتا ہے پھر۔۔

"ہاں نا اور جہاں پر آپ کا دل ہوگا آپ وہی پر پائے جاؤ گے۔۔" مسکرا کر کہتا انہیں وہ کوئی دیوانہ لگا۔۔

اللہ پاک تمہارے دل کو سکون دیں بچہ۔۔" عقیدت سے اس کے سر پر ہاتھ" پھیرا۔۔کچھ دیر بعد اس نے سورتہ رحمن پڑھی مزید بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

ناول رائیٹر

:ملتان

فرید صاحب رات کا کھانا کھا کر جیسے ہی کمرے میں آئے ٹائم دیکھا تو سات بج رہے تھے وہ طبعیت خرابی کی وجہ سے جلدی کھانا کھا لیتے تھے کچھ سردیوں کا موسم شروع تھا۔۔

انہوں نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کرتے انتظار کرنے لگے۔۔کچھ دیر بعد فون اٹھانے پر انہوں نے اسلام دعا کیا۔۔

بابا آپ تو بھول ہی گئے۔۔" دوسری طرف سے شکوہ کیا گیا۔۔"

ایسا بات نہیں بس طبیعت کچھ بوجھل سی رہتی۔۔" ان کی نقاہت زدہ آواز" پر وہ پریشان ہوا۔۔

کیا ہوا آپ اپنا دھیان کیوں نہیں رکھتے۔۔" دوسری طرف زوہان نے نروٹھے" لہجے میں کہا۔۔

جس باپ کی جوان بیٹی چلی جائے وہ باپ بھلا کیسے ٹھیک ہو سکتا۔۔" ان" کے تکلیف زدہ آواز پر وہ بے ساختہ پہلو بدل گیا۔۔

"بابا مجھے۔۔"

زوہان معافی نہیں مانگا کرو میں نے کب کا تمہیں معاف کر دیا بیٹا جو ہونا تھا وہ نصیب میں لکھا تھا۔۔" اس کو ٹوکا اور اپنی بات کہی۔۔

لو تم نے مجھے کن باتوں میں لگا لیا۔۔" ان کے نروٹھے لہجے پر دوسری طرف" وہ مسکرا دیا۔۔

"کیوں کیا ہوا۔۔"

گر آج میں تم سے کچھ مانگوں تو کیا میری کہی بات کا مان رکھو گے۔۔" انہوں" نے ایک مان سے پوچھا۔۔

آپ بس حکم کریں۔۔" سینے پر ہاتھ رکھا جیسے وہ سامنے ہو۔۔"

شادی کر لو۔۔" دوسری طرف اسے لگا جیسے کسی نے اس کے اوپر گرم ابلتا" پانی پھینک دیا ہو۔۔

بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔" تھوڑی دیر بعد وہ حیرت سے بولا۔۔"

وہ بالکل عشال کی طرح ہے۔۔" وجہ پیش کی گئی۔۔"

عشال فرید صرف ایک ہی تھی اس کے جیسا دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔۔""

اس کے ٹھوس لہجے پر انہوں نے گہرا سانس بھرا۔۔

پر وہ نامحرم تھی اس کو محرم بنا لو گے تو محرم کی محبت اس محبت پر حاوی ہو" جائے گی۔۔" ان کی بات سنتے اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔

عشال فرید کے لیے زوہان اکمل کی محبت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔۔" اس"
کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔

پھر بھی آپ چاہتے ہیں تو میری ایک شرط ہے۔۔" اس نے ایک فیصلہ"
کیا۔۔۔

کیسی شرط۔۔" وہ خوشی سے بولے۔۔"

آپ اس لڑکی کو سب بتائے گے جس کو میری زندگی میں شامل کر رہے"
ہیں۔۔" اسے پتا تھا اب وہ نہیں مانے گے۔۔

ٹھیک ہے۔۔" وہ تو جیسے فیصلہ کیے بیٹھے تھے کہ بس ان دونوں کی شادی کروا"
دینی جیسے بھی کر کے۔۔اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

اسلام آباد:

وہ بے دلی سے تیار ہو رہی تھی آج پتا نہیں کیسے بڑے بابا کو یاد آ گیا تھا اپنی ایک عدد بہن کا اس لیے آج ان سب کی فیملی اور اس کے بابا لوگ یہاں کھانے پر آ رہے تھے۔۔ کچن میں پھپھو کی ہلپ کرتے وہ تیار ہونے آئی تھی۔۔لائیٹ پنک سوٹ میں حجاب کیے وہ دمک رہی تھی۔۔ سوگوار سا حسن قیامت ڈھا رہا تھا۔۔۔

بھابی آجائے۔۔"عروہ کی آواز پر ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھتی باہر کی" جانب چل دی۔۔

ناول رائیٹر

سب سے مل کر وہ کھانا دیکھنے کچن چلی گئی تھی۔۔پورے تین سال بعد فرجاد کو دیکھتے اسے غصہ تو آیا تھا لیکن خود پر کنٹرول کرتی اسے اگنور کیا اور خوش اخلاقی سے سب سے ملی۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں چلی گئی سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔فرجاد نے موقع دیکھتے ادھر اُدھر دیکھا اور اس کے کمرے کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔۔

ویسے بڑی قیامت خیز ہو گئی ہو۔۔" فرجاد کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی اور اس" کو اپنے کمرے کی دہلیز پر کھڑا دیکھ غصے سے گھورا۔۔

تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔۔" وہ غصے سے چیخی۔۔"

حوصلہ بے بی گرل تمہیں تو میں بہت پسند تھا نا اب تو تمہارا شوہر بھی نہیں" ہیں تو۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنے الفاظ مکمل کرتا نساء نے اسے زناٹے دار تھپڑ رسید کیا۔۔

اپنی یہ گھٹیا باتیں اپنی ان دو ٹکے کی محبوبہ کے سامنے کرنا۔۔" اس کو طنزیہ" کہتی ابھی وہ پلٹی تھی کہ فرجاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف گھمایا۔۔۔

NOVEL HUT

تیری تو کمینی میرے سامنے اکڑ رہی ۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اس کے چہرے پر" جھکتا کسی نے پیچھے سے اس کی گردن کو پکڑا۔ نساء نے آنکھ کھولتے سامنے دیکھا تو وہ ہرجائی کھڑا تھا ایک پل کے لیے اس کو ڈر لگا کہ کہیں وہ۔۔ ابھی وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتی کہ نوفل فرجاد کو ایسے پکڑتے ہی پلٹا اور اسے گھسیٹتا نیچے کی جانب چل دیا۔۔ وہ تو سرپرائز دینے آیا تھا اپنی بیوی کو لیکن سامنے کے منظر نے آج اسے سخت بننے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

سنبھالیے اپنے سپوت کو۔۔" اک جھٹکے سے اسے بڑے ماموں کے قدموں" میں پھینکا۔۔ سب ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے۔۔

کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔"فرجاد کو نیچے سے اٹھاتے غصے سے گرجے۔۔"

یہ آپ اپنے بیٹے سے پوچھے۔۔" فرجاد کو غصے سے دیکھا۔۔"

اس نے خود مجھے اوپر بلایا تھا۔۔" نساء نے صدمے سے اسے دیکھا کتنا گھٹیا" تھا وہ شخص بے ساختہ اسے خود پر غصہ آیا کہ ایسا شخص اس کا آئیڈل تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو میری بیوی کی پاک دامنی کورے کاغذ کی طرح ہے بالکل صاف۔۔۔"اس کے دھاڑنے پر نساء نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔۔۔

"اچھا اگر اتنی پاک دامن ہے تو اس رات۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید غلاظت بھکتا نوفل نے اسے بری طرح مارنا شروع کر دیا۔۔نساء نے ڈر کے مارے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔بامشکل سلطان اور مراد صاحب نے اسے پیچھے ہٹایا۔۔

"لے جائیں اسے یہاں سے نہیں تو آج مجھ سے قتل ہو جائے گا۔۔" اس کے غصے سے چلانے پر وہ ساری فیملی وہاں سے چلی گئی ان کو برا بھلا کہتے نوفل نے سب کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر اس کی نظر اس دشمن جان پر جا رکی جو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔لمبے لمبے ڈھنگ بھرتے اس کے قریب آیا اور اس کا بازو پکڑتے بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

ناول رائیٹر

کمرے میں آتے اس کو بیڈ پر بیٹھایا اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اسے دیا۔۔

"کیوں رو رہی ہے آپ۔۔؟" وہ الجھا۔۔

"یقین کریں اس رات۔۔"

میں نے آپ سے کوئی صفائی مانگی کوئی دلیل نہیں نا تو پھر کیوں صفائی پیش کر رہی ہے۔۔"ایکدم سے اسے ٹوکتے وہ اس کے قریب بیٹھا۔۔

"صفائی انہیں پیش کی جاتی ہے جنہیں یقین نا ہو اور مجھے خود سے زیادہ اپنی نساء پہ یقین ہے۔۔" اس کے محبت سے کہنے پر وہ اس کی طرف دیکھنے لگ پڑی۔۔

"آپ میری زمرد النساء ہے مطلب میری قیمتی عورت جو باحفاظت مجھ تک پہنچا دی گئی ہے۔۔" اس کے اظہار پر وہ بے ساختہ اس کے سینے سے لگی۔۔نوفل نے حیرت سے اس کا انداز دیکھا۔۔عروہ اسکی تصویریں اسے بھیجتی رہتی تھی چھپ چھپ کر اس لیے وہ حیران نہیں ہوا تھا اس کی ڈریسنگ دیکھ کر۔۔نوفل نے مسکراتے اس کے گرد حصار باندھا۔۔

اتنی دیر لگا دی آنے میں۔۔" شکوہ کیا گیا۔۔۔"

اور آپ نے بلانے میں اتنی دیر لگا دی۔۔"وہ بھی جیسے تیار بیٹھا تھا جواب" دینے کے لیے۔۔

اب بھی تو نہیں بلایا پھر کیوں آئے۔۔"پیچھے ہٹی اور آنسو صاف کیے۔۔"

اگر اب نا آتا تو یہ دل خالی ہو جاتا۔۔۔" اسکا ہاتھ پکڑ کر عین دل کے اوپر" رکھا۔۔اس کو صاف اس کی دھڑکنیں سنائی دیں رہی تھی۔۔

ناول رائیٹر

ملتان:

صبح فرید صاحب لان میں بیٹھے تھے زیمل پودوں کو پانی دیں رہی تھی کہ تبھی انہوں نے اس سے بات کرنے کا سوچا اور اسے اپنے پاس بلایا۔۔

جی چاچو۔۔" مسکرا کر ان کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھی۔۔فرید صاحب کو" ہمیشہ اس میں عشال کی پرچھائی نظر آتی۔۔

NOVEL HUT

بیٹا تم سے ایک ضروری بات کرنی۔۔" کہتے ساتھ ہی اس کو سب بتاتے چلے" گئے۔۔۔زیمل نے اپنے گالوں کو ہاتھ لگایا تو وہ نم تھی۔۔

بس میں چاہتا ہوں تم اس کو سمیٹ لو نہیں تو وہ پاگل اپنی ساری زندگی برباد" کرلے گا۔۔" وہ جیسے خود غرض ہو گئے تھے۔۔

میں شادی کرلو کیا گارنٹی ہے کہ وہ شخص مجھ سے محبت کر پائے گا۔۔"زیمل" نے کہا۔۔

محرم کی محبت میں بڑی طاقت ہوتی بیٹا نا محرم کی محبت کو ختم کرنے کا ہنر" جانتی۔۔" فرید صاحب کی بات پر وہ الجھی۔۔

چاچو جیسا کہ آپ نے بتایا کہ وہ کس قدر محبت کرتے ہیں عشال آپی سے وہ" کیسے مجھ سے محبت کریں گے۔۔" وہ حقیقت پسند تھی اسے پتا تھا مرد کے دل میں صرف ایک بار ہی عورت بستی ہے باقی تو بس اس کے لیے شوق ہوتا۔۔۔

NOVEL HUT

تو تم نہیں راضی۔۔" ان کی بات پر وہ سوچ میں گم ہو گئی۔۔"

سوچ کے بتاتی ہوں۔۔" کہتی ساتھ اٹھی اور اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔"

ناول رائیٹر

:اسلام آباد

وہ دونوں کمرے میں بیٹھے تھے کہ نوفل نے اچانک سے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی۔۔

ویسے ایسے لگ رہا جیسے کسی گورے رنگ پر کسی نے کالک پھینک دی ہو۔۔"" اپنے سانولے ہاتھ کو دیکھتے وہ تلخی سے بولا۔۔نساء نے اسے غصے سے گھورا۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔"

"بدتمیزی تو نہیں سچ ہے۔۔۔"

NOVEL HUT

"آپ کی ان باتوں کی وجہ سے میں آپ سے تین سال پہلے بات نہیں کرتی تھی اگر کبھی کوشش کرتی تو یہ بات کر دیتے۔۔"غصے سے کہتی اپنے ہاتھ چھڑاتی اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

"ایک بات یاد رکھ لے نساء نوفل کو نوفل سلطان کے سانولے رنگ سے محبت نہیں عشق ہے۔۔" گریبان سے پکڑتے جھٹکے سے اسے قریب کرتے اپنی بات کہتی اٹھی اور منہ پھیلا کر وہاں سے چلی گئی۔۔جبکہ وہ ابھی تک صدمے میں تھا۔۔

افففف۔۔اس کا مطلب وہ مجھ سے محبت کا اظہار۔۔" خوشی سے کہتا چلا اٹھا۔۔لیکن یاد آنے پر اس کے پیچھے گیا جو ناراض ہو گئی تھی اس سے۔۔

ناول رائیٹر

ملتان:

زیمل اور زوہان نکاح سپیشل:

تین دن گزر گئے تھے اور آج چوتھے دن ان کا نکاح تھا زیمل مان گئی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ مرد دوبارہ محبت کر سکتا یا نہیں۔۔

کچھ دیر بعد ان کا نکاح ہو گیا وہ زیمل تبریز سے زیمل زوہان بن گئی تھی۔۔رخصتی کے وقت وہ سب کے گلے لگ کر خوب روئی چونکہ اس نے نقاب کیا ہوا تھا سارے آنسو اس کے اسکارف میں جذب ہو رہے تھے جو اسے الجھن سے دو چار کرتے

۔۔

آخر کچھ گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ رحیم یار خان پہنچ چکے تھے۔۔ثناء بیگم نے اسے جلد ہی کمرے میں پہنچا دیا تھا سفر کی وجہ سے۔

کمرے میں بیٹھی وہ بری طرح ڈر رہی تھی بے اختیار اس کا دل دھڑکتا اور ایکدم سے خاموش ہو جاتا عجیب سے وسوسے آرہے تھے اسے لیکن ہمت

کرتے وہ بیٹھی رہی۔۔اخر کار اس کا انتظار ختم ہوا اور اس کے شوہر کو یاد آگیا تھا۔۔

اسلام و علیکم !" بھاری گھمبیر آواز پر اس نے تھوک نگلا۔۔"

و علیکم السلام۔۔" تھوڑی دیر بعد وہ ہمت کرتے بولی۔۔"

آپ کو سب کچھ بتا دیا ہو گا فرید انکل نے۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔۔"

دیکھے زیمل یقیناً آپ کو سب پتا ہو گا پھر بھی آپ شادی کے لیے مان نہیں" گئی۔۔"وہ ابھی تک حیرت میں تھا کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کیسے یہ لڑکی شادی کے لیے مان گئی۔۔

میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر محرم کی محبت میں طاقت ہوتی یا نہیں۔۔" اس" کی خوبصورت آواز پر اسے لگا جیسے عشال ہو۔۔۔

اور اگر یہ آپ کا فیصلہ غلط ہوا۔۔" اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔۔اسے لگا جیسے" سامنے عشال ہو لیکن وہ سر جھٹک گیا۔۔

تو پھر میں اللہ سے دعا کروں گی۔۔" اس نے تو بات ہی ختم کر دی تھی۔۔"

زیمل میں آپ سے کوئی دعوا نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ میں آپ"
کو عزت مان سب دوں گا محبت کا کچھ کہہ نہیں سکتا۔ " اس کے سامنے
انگوٹھی کی ڈبیا کیں۔۔

میں دعا کروں گی کہ اللہ آپ کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دیں۔۔""

اس کے لفظوں پر غور کرتے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ نماز پڑھیں گے۔۔۔" کچھ دیر بعد اس کی خاموشی"
محسوس کرتے اس نے کہا۔۔جس پر وہ سر ہلاتا اٹھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ نماز
پڑھ رہے تھے۔۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

اسلام آباد:

دونوں فجر کی نماز پڑھ کر سو گئے تھے اب نساء کی آنکھ کھلی تو فریش ہو کر جیسے ہی باہر آئی تو نوفل کو سوتا پا کر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے گئی اور جوڑا کھولا تو ایکدم بال اسکی کمر تک پھیل گئے۔۔اسے عروہ نے بتایا تھا کہ نوفل کو لمبے بال بہت پسند اور ان تین سالوں میں اس نے بہت محنت کی تھی ان بالوں پر صرف نوفل سلطان کے لیے۔۔وہ سوچتی بے ساختہ مسکرا دی۔۔

"کس کو سوچ کر اتنا مسکرایا جا رہا۔۔"اپنے پیچھے نوفل کی آواز سنتے جیسے ہی سر اٹھایا تو وہ اس کے پیچھے کھڑا شیشے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ کب آئے۔۔؟" وہ حیرت سے بولی۔۔

"جب آپ میرے خیالوں میں کھوئی تھی۔۔۔"اس کے گرد حصار باندھا۔۔

"بندہ اتنا خوش فہم نا ہو۔۔" دھڑکتے دل کو خاموش کرواتی منہ بنا کر بولی۔۔

"کیا کروں آپ کے معاملے میں خوش فہم ہونا بنتا۔۔" ناک بالوں کے قریب کرتے ان کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔۔

پیچھے ہٹے مجھے بال باندھنے۔۔" اس کے ہاتھ کھولنے چاہے۔۔"

لائیں میں بال باندھ دوں۔۔" اس کے ہاتھ سے کنگھی لیتے اس کے بالوں" میں پھیرنا شروع کی۔۔

ویسے آپ کو کیسے پتا ہیں کہ مجھے لمبے بال پسند۔۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے گویا" ہوا۔۔

آپ کا نام نوفل نہیں خوش فہم سلطان ہونا چاہئیے تھا۔۔" افسوس سے بولتے" اپنی مسکراہٹ ضبط کیں۔۔

چلیں جو آپ کو اچھا لگے وہ رکھ لے ہمیں دل و جان سے منظور ہو گا۔۔""

اس کے بالوں کی چٹیا کرتے محبت سے چور لہجے میں بولا جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

ناول رائیٹر

:رحیم یار خان

NOVEL HUT

"آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔؟" اس کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی جو فجر کا گیا تھا اور اب جا کر آیا تھا اس نے ٹائم دیکھا تو نو بج رہے تھے۔۔

"قبرستان گیا تھا۔۔" شال اتارتے صوفے پر رکھی کیونکہ کمرے میں ہیٹر چل رہا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔" وہ بھول گئی تھی کہ چاچو نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ ہر روز صبح شام عشال کی قبر پر جاتا تھا۔۔

"چلیں آپ اپنا ڈریس وغیرہ دیکھ لے پھر آپ کو پارلر چھوڑ دوں۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلاتے اٹھی۔۔وہ عجیب سی کیفیت میں تھا اس کا نارمل انداز دیکھ کر اسے لگا تھا وہ جیلس ہو گی یا غصہ کریں گی پر وہ نارمل تھی۔۔

ناول رائیٹر

ولیمہ بے خیر و عافیت سے ہو گیا تھا وہ بالکونی میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی کہ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے پلٹی اور ہلکا سا مسکرا دی۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہے اتنی ٹھنڈ میں۔۔" ریلنگ سے ٹیک لگاتے اسنے اس" کے چہرے پر نظریں مرکوز کیں۔۔

بس ویسے ہی دل کر رہا تھا.." وہ سامنے کی طرف دیکھ کر بولی۔۔"

ویسے آپ کو عشال آپی سے محبت ان کے چلے جانے کے بعد کیوں ہوئی۔۔""

تھوڑی دیر بعد مسلسل خاموشی محسوس کرتے اس نے پوچھا۔۔

پتا نہیں پہلے میں ایک بگڑا بچہ تھا جب وہ نہیں رہی تو ایک لمحہ نہیں لگا اس کی" محبت دل می اترنے میں۔۔" اس کے لہجے میں محبت محسوس کرتے وہ مسکرا دی۔۔

کبھی کبھی سوچتا ہوں کاش میں اس کا دل نہ توڑتا تو وہ زندہ ہوتی۔۔" کیا کچھ" نہیں تھا اس کے لہجے میں تکلیف، پچھتاوا، رنج، ملال شاہد خود پر غصہ بھی۔۔

NOVEL HUT

آپ کی سوچ غلط ہے اگر آپ نا بھی ان کا دل توڑتے تو تب بھی ان کے"
ساتھ یہ سب ہونا تھا کیونکہ ان کی قسمت میں یہ سب لکھا تھا۔۔" اس کے ہاتھ
کو پکڑا جیسے تسلی دینا چاہی ہو۔۔

اچھا چھوڑیں ہم چائے پینے چلے۔۔" اپنے ہاتھ میں اس کے ہاتھ کو دیکھتے"
مسکرا کر بولا۔۔

ابھی اسی وقت۔۔" اندھیرے کو دیکھتی وہ بولی۔۔"

تو اور کیا ابھی صرف نو بجے کوئی نہ کوئی تو ڈھابہ کھولا ہو گا۔۔" اس کے ہاتھ کو"
مضبوطی سے پکڑتے چل پڑا۔۔پھر دونوں گاڑی میں بیٹھتے ڈھابے کی طرف
روانہ ہوئے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر
اسلام آباد:

آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی۔۔؟" وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا"

اور نساء اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی کہ اچانک اس نے اپنے دل میں

مچلتا سوال پوچھا۔۔

جب آپ مجھ سے نفرت کا اظہار کرتی تھی اس سے کئی پہلے ہم آپ کی"

محبت میں قید تھے۔۔" اس کے ہاتھ کی پشت کو رب کرتے وہ ہلکا سا مسکرایا تو

وہ بھی مسکرا دی۔۔دل سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا۔۔

مجھے نا آپ کو ایک چیز دیکھانی ہے رکے ابھی دیکھاتی ہوں۔۔" کچھ یاد آنے ہر"

جیسے ہی اٹھنے لگی کہ ایک بات سوچتے رکی۔۔

پہلے مجھے یہ بتائے کہ اتنے سال لگا دیے کہیں کوئی گوری وہری تو نہیں پھنسا لی"

تھی۔۔"اس کے سامنے بیٹھتی وہ کمر پر ہاتھ رکھتے بولی۔۔

ایسا ہو بھی سکتا۔۔" نوفل نے شرارت سے کہا۔۔"

NOVEL HUT

اگر ایسا ہوتا نا مسٹر نوفل سلطان تو آپ کی خیر نہیں تھی۔۔"آنکھیں چھوٹی" کرتی اس کو گھور کر بولی۔۔

میری زندگی میں صرف ایک ہی گوری ہے وہ ہے نساء نوفل میری زمرد" النساء۔۔" ایک دم سے اسے کے گرد حصار باندھے اپنے قریب کیا بے ساختہ وہ کانوں تک سرخ ہو گئی۔۔

اگر ایسے ہی بلش کرتی رہی تو بڑا گھمبیر مسئلہ ہو جائے گا۔۔" اس کے ماتھے پر" عقیدت سے لب رکھے۔۔

اچھا جائے جو دکھانے لگی تھی۔۔" سو کی سپیڈ سے نکلی تھی وہ اس کے حصار" سے دل کو بڑی مشکل سے سنبھالا تھا اس نے۔۔

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور اس کا انتظار کرنے لگا جو الماری میں منہ دیے پتا نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ آنکھوں میں چمک لیے پلٹی اور ہاتھ میں پکڑے بیگ کو جلدی سے بیڈ پر الٹا کر کے پھینکا تو ڈھیروں کارڈ نکلے۔۔

نوفل نے حیرت سے بکھرے کارڈوں کو دیکھا اور ایک نظر اپنی بیوی کو دیکھا جو بچوں جیسا اشتیاق لیے ان کارڈوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"نساء یہ۔۔؟" وہ حیرت سے بولا اس نے آگے بڑھ کر ایک کارڈ اٹھایا جہاں پر سوری لکھا تھا۔۔

"جب آپ چلے گئے تب میں سوری کے لیے یہ کارڈ لکھتی رہی۔۔" ہنستے ہوئے بیڈ پر بیٹھی۔۔

"اور یہ۔۔" ایک اور کارڈ اٹھایا تو وہاں شکریہ کے ساتھ ساتھ آئی لو یو مائی ہارٹ لکھا تھا۔۔

"یہ جب آپ سے محبت ہوتی گئی تو یہ لکھتی گئی۔۔" اس کی آنکھوں کی دیوانگی دیکھ بے ساختہ اس کا دل دھڑکا۔۔ اسے تو آج علم ہوا تھا کہ نساء نوفل نوفل سلطان کی محبت میں کئی آگے جا چکی ہیں۔۔ بے اختیار اس نے نساء کو گلے لگایا۔۔۔

شکریہ نوفل سلطان کی زندگی میں آنے کے لیے۔۔" عقیدت سے اس کے" ہاتھوں پر لب رکھے جس پر وہ مسکرا دی۔۔اب ساری رات ان کی کارڈ دیکھنے میں گزرنی تھی اور وہ اس کو بتاتی جاتی کہ اس نے کب کب لکھا یہ کارڈ۔۔

ناول رائیٹر

وہ دونوں چائے کا کپ ہاتھوں میں لیے اپنی گاڑی کی طرف جا رہے تھے کہ تبھی زوہان نے اس کی طرف دیکھا جو آہستہ آہستہ چائے کا سپ لیتے سامنے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

زیمل آپ کو برا تو نہیں لگا۔۔" زیمل نے چلتے ہوئے اسے دیکھا کہ اسے کس" بات کا برا لگا۔۔

یہی کہ میں آپ سے محبت۔۔" وہ رکا۔۔"

NOVEL HUT

زوہان ہر رشتہ محبت کا تو نہیں ہوتا نا کچھ رشتے عزت عقیدت اعتماد کے بھی"
ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ان میں محبت بھی ہو جاتی ہے۔۔" ہلکا سا
مسکرا کر کہتی اس کی پریشانی دور کر گئی۔۔
ویسے مجھے پتا چلا آپ ناولز پڑھتی تھی۔۔" اس کی بات پر وہ جھٹکے سے رکی۔۔"
آپ کو کس نے بتایا۔۔" اس نے تو نہیں بتایا پھر کس نے بتایا اسے۔۔"
بس لگ گیا پتا۔۔" کندھے اچکاتے وہ مسکرا دیا۔۔چائے ختم ہو چکی تھی"
دونوں کی کپ وہ ڈسٹ بن میں پھینک آیا تھا۔۔
بھائی یہ گجرے لے لو اپنی بیوی کے لیے۔۔"ایک بچے نے اس نے قریب
آتے کہا۔۔زیمل کا دل کیا لیکن وہ جانتی تھی وہ نہیں لے گا۔۔
دو پیک کر دو۔۔" اس کی آواز پر زیمل نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا جو"
بٹوے سے پیسے نکال رہا تھا۔۔
بھائی یہ پیسے زیادہ ہے۔۔" چھوٹے بچے کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔"

NOVEL HUT

کوئی بات نہیں رکھ لو۔۔" مسکرا کر کہتے اس کے ہاتھ سے گجرے پکڑیں۔۔" وہ زیمل کی طرف گھوما اس سے پہلے کہ وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی گجرے پکڑنے کے لیے اس نے شاپر سے گجرے نکالے اور باری باری اس کے دونوں ہاتھوں میں پہنا دیے وہ صدمے سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔

اچھے لگ رہے۔۔" اس کے ہاتھوں کو اپنے ناک کے قریب کیا اور سونگھتے" ان کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔ زیمل کا دل زوروسے دھڑکا جیسے ابھی باہر آ جائے گا۔۔زوہان نے اس کے کندھے کے گرد بازو کا حصار باندھا اور دونوں گاڑی کی طرف چل دیے۔۔

ناول رائیٹر

اسلام و علیکم۔

امید ہے آپ سب خیریت سے ہوگے۔۔اس ناولٹ کا مقصد کچھ چیزیں واضح کرنا تھی۔۔پہلے تو میں نے اس کو ناول لکھنا تھا لیکن جب زیادہ کردار ہو

جاتے تو شاہد میں مینج نہیں کر پاتی اس لیے ناولٹ لکھا باقی جو کردار سوچے تھے وہ دوسرے ناول میں لکھوں گی یا شاہد اس کا ہی دوسرا سیزن۔۔اب آتے ہیں اس کے مقصد کی طرف۔۔

پہلا نساء مراد۔۔

جو ایک بولڈ لڑکی ہوتی ہے اور خوبصورتی پر مرنے والی۔۔اس کے نزدیک انسان خوبصورت ہونا چاہئیے جیسا کہ آجکل ہر انسان چاہتا جب کہ ضروری نہیں جو خوبصورت ہو وہ اچھا بھی اور یہ بھی نہیں کہ جو سانولہ ہو وہ بھی اچھا ہو۔۔اچھا انسان تربیت اور اخلاق سے بنتا ہے۔۔ہم کہتے ہیں لائف پارٹنر خوبصورت ہونا چاہیئے نہیں لائف پارٹنر وہ ہو جو آپ کو چار لوگوں میں عزت دیں آپ کی قدر کریں چاہے پھر وہ سانولہ ہی کیوں نا ہو۔۔اور نساء مراد کی زندگی میں وہ مرد تھا نوفل سلطان۔۔

دوسرا زیمل تبریز۔۔

اس کا۔ کردار میں نے ان لڑکیوں کو دیکھ کر رکھا جو اچھی چیز پڑھتے پڑھتے بری چیزوں کی طرف راغب ہو جاتی ہے لیکن جلد ہی سنبھل جاتی۔۔دوست اگر آپ کو غلط صحیح کا فرق نہیں بتا رہا تو معذرت کے ساتھ وہ دوست نہیں ہوا۔۔

تیسرا عشال فرید۔۔۔

ایسا کردار جو اس کہانی کی جان تھا۔۔اس نے جب خواب دیکھا تب بھی اس کو اللہ کی ذات سے اوپر رکھا جب محبت کی تب بھی وہ اچھی تھی لیکن اللہ سے دور۔۔جب ہم اللہ سے دور ہو جاتے ہیں تو اللہ ہمیں اپنے قریب لانے کے لیے لوگوں کے اصلی چہرے ہمارے سامنے لانا شروع کر دیتے جیسے عشال فرید کے ساتھ ہوا اسے لگا کہ زوہان اکمل اس سے سچی محبت کرتا لیکن وہ تو صرف ٹائم پاس تھی اس کے لیے جب تک اسے سمجھ آیا دیر ہو چکی تھی۔۔

زوہان اکمل:

وہ کردار جس کو محبت بھی ہوئی تو جب وہ اس دنیا میں نہیں تھی۔۔

باقی میرا کوئی مقصد نہیں تھا زیمل اور زوہان کی شادی کروانے کا لیکن پھر سوچا کہ ریڈرز زیادہ دکھی ہو جائے گے۔۔بس اس لیے لیکن اس کی اینڈنگ لاسٹ مومنٹ پر چینج کر دی۔۔ لیکن اسکی ایڈنگ سے میں مطمئن پتا نہیں ہوں یا نہیں۔ چلو خیر جو ہو گیا۔۔

باقی ملتے ہیں اگلے ناول میں۔۔آپ کی رائیٹر فاطمہ نور

NOVEL HUT

NOVEL HUT